

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

براهین جلا

المعروف

بہاشتہ سیر

جو

غنائین عامی اسلام و ملیں سرگرم قلم و قریب المصلین حاجی مولوی
شیرت الحق دہلوی اور پادریان امکن شن پادری نرائن اور
وہشی ستوش راہی کائی کش کے پانچ مسئلہ معیسی مین ہوا اور
شما کے پوسے حاجی موسیٰ سیٹھ اور آباشکو رسیٹھ کی حمایت و اعانت

محمد حجت علی صاحب کے نامی پر مسکاتہ نور مجاہد

پیشکش کی گئی ہے۔ شریعت حق کی تائید و اعانت کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

«اللہ تعالیٰ الموفق للعبد الذی لا الہ الا هو الواحد الاحد الصمد الحی القیوم الذی منعنا عن عقیدۃ التثانیۃ
 الزین والطفیان لا رازق الا هو القادر المقدر القہار الجبار الذی • فقنا ان لعارض وناحت باہل الهواء
 فی الفصاری والیہود والنجوس والمشرکین لا خالق ولا مالک الا هو الذی قال فی کلامہ التھم کفر الذکر
 لو ان اللہ ثالث لثالثۃ ومن الہ الا الہ واحد وان لم یشہو عما یقولون لم یسین الذین کفروا منهم عذاب الیم
 کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم قال المسیح یبنی اسرائیل عبد اللہ ربی وریکم انہ من یشکر باسم
 نذیم اللہ علیہ ائنتہ وما وہ النار والظالمین من انصار ونبہنا ببناہ الجید فویل الذین یکتبون الکتاب
 یدہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیسۃ وابہ ثنائیلا۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ والصلوۃ والسلام علی
 سن ابروفیل الانبیاء والمرسلین عن اتہام اہل الهواء والتلیس ومن ارسل اللہ الی کافۃ الناس
 بالذین الحق لیفہر علی الدین کلمہ وعلی آراء اصحابہ واجابہ واتباعہ واشیاعہ وامۃ ابعین۔
 سکے بعد عرض کرتے ہیں ہم ناچیز خدام بارگاہ مصطفوی عالم خان و میر امیر علی کہ جب جناب فاروق بین الحق
 الباطل عالیجناب مولانا مولوی محمد شرف الحق قادری وصابری ابن جناب قاری حافظ مولانا
 بلال الدین صاحب مغفور نقشبندی ابن جناب شیخ محمد عبدالغنی صاحب قدس سرہ پادری جمی
 زہال صاحب مشنیری سکاٹش مشن پونہ سی مباحثہ کرچکے تو پونہ میں یون جناب ممدوح نے سنا کہ
 دینی شخص مرند ہو کر سیرور کی کمٹی فوج میں جا ملا ہے اور وہاں اسے شور و شغب مچا رکھا ہے اور

رنڈی بازی اور ظلم و ستم سے مجتنب رہنا چاہیے۔ قرضدار کی گروی پھر نا اور لوت نہ کرنا بھوکوں
 کو کھانا نالوں کو پینا سود پر لینا نہ دینا برائی سے ہاتھ کیپٹنا ہر انسان کا سچا انصاف کرنا اور
 خدا کے حکموں پر چلنا لازمی ہے۔ کیا انصاف کی یہی بات ہے اور خدا کے حکموں کی یہی تعریف ہے
 کہ سود لیا جاوے اور اسکو حلال سمجھ کر ٹھیکان کھولی جاوے پھر اوپر یہ طرہ کہ ہم کتب مقدسہ
 کو ماننے میں اور اپنے عمل کرستے ہیں اور مسلمان ان کتب کو بالکل بنین ماننے عوام تو عوام رہے
 ہمارے یہودی یعنی پادری صاحبان اور رہبان انصاری اس گناہ میں مبتلا ہووین اسکے بعد پھر
 اوسی مسئلہ عدم موروثیت گناہ کو بیان کیا ہے اور ساتھ ہی جبریل اہ اور جبرے اعانوں سے
 بچنا یا ہے نہ پھر اگر اس سے ایک بیٹا پیدا ہووے جبر اہ ماری اور خون ریزی کرے اور ان
 کتابوں میں سے کوئی ایک گناہ کرے ۱۰ اور اوائ سارے نیک کاموں کو نہ کرے بلکہ ہاتھوں
 پر چڑھ کے کھادے اور اپنے پڑوسی کی جو رو کو ناپاک کرے ۱۰ غریب اور محتاج پر ستم کرے
 قلم کرے کہ جبیں لیوے کرو پھر نہ دیوے اور تو نہ پر اپنی آنکھیں اٹھا کے نظر کرے اور گھنٹے
 نام کرے ۱۰ سود پر دیوے اور سود کھاوے تو کیا وہ جیسے گا آسنے یہ سارے نفرتی کام کیے
 وہ یقیناً ہمارے گناہوں کا لہوا سپر ہوگا مقصد یہ کہ باپ بیٹے میں باوجود اس قدر قرب ہونے کے
 باپ کی نیکی اور اطاعت اور فرمان برداری بیٹے کے کام نہیں آتی تو بھلا مسیح مصلوب باوجود
 اس قرب نہ ہونے کے کیونکر بوجھ اٹھا سکتے ہیں نیک کام کرنے والا سود کھانے والا زنا کار گھنٹی
 اور نفرتی کام کرنے والا ہمیں ہے اور کمال لہوا سپر ہوگا یعنی اس کا گناہ اوسے بڑھو گا دیکھیے
 حضرات وہ خدا عیسائیوں کا جو مضامین کو مکرر کر بیان کرتا ہے اسنے کفارہ کا ذکر یہاں کسی مقام
 پر بھی نہ کیا نہ یون کما جو مسیح مصلوب کے کفارہ پر یقین کرے گا وہ جیسے گا اور نہ یون بیان کیا کہ جو
 مسیح مصلوب عیسائیوں کے بچوے خدا کے مرنے اور جہنم میں جانے اور مٹھ پر تھو کا جانی ٹھٹھون
 میں اڑا سے جانے پر ایمان نہ لا دیگا وہ یقیناً مرے گا یہ تمام تو ریت بھری پڑی ہے جس میں ایک ایک
 مضمون کئی کئی دفعہ بیان ہوا لیکن خدا نے کہیں کسی مقام پر اس دار مدارجات پولوسہ کو ایسا
 بیان نہیں کیا کہ کوئی آدمی اس کا یقین کرے انبیائے میں سے کسی کو اس مسئلہ مختصر اور محمد
 مسیحیان کی مطلق خبر نہ کہتی۔ پھر اسی مدعا کو دوسری طریق سے ثابت کیا ہے ۱۰ پھر اگر اس سے

ایک بیابان پر آہو دے جو اون سارے گناہوں کو جو اس کا باپ کرتا ہے دیکھے اور بخوبی دیکھے کہ اس کا باپ
 سے کام نہ کرے اور ہاٹوں پر چڑھ کے نہ کھاوے اور اہل اسرائیل کی صورت کی نہ بنے اور اپنے گناہوں
 سے اٹھاوے اور اپنے پردہ کی جو رو کو ناپاک نہ کرے نہ کسی پر ستم نہ کرے نہ گروہ نہ کرے اور
 ظلم کر کے چین نہ لیوے بھوکے کو اپنی روٹی کیلادے اور ننگے کو کپڑا پہناوے نہ غریب سے
 دست بردار ہووے اور بیاج نہ لیوے نہ سود کھاوے نہ میرے حکموں پر عمل کرے اور میرے احکام
 پر چلے وہ اپنے باپ کے گناہوں کے لیے نہ مرے گا وہ یقیناً جیتا رہے گا اور اس کا باپ جو سے
 از بسکہ اسے سبب رحمتی سے ستم کیا اور اپنے بنائی کو ظلم ستم سے لونا اور اپنے لوگوں کے دوزخ میں
 ایسا کام کیا جو اچھا نہیں دیکھ وہ تو اپنی ہی بدکاری میں مر جائے گا۔ بیان اس حجتہ کہ وہ اپنے باپ کے گناہوں
 کے لیے نہ مرے گا وہ یقیناً جیتا رہے گا۔ پر خوب غور کرنا چاہیے اور اسے بھائیوں سے جدا کھنکھانے کر کے
 انصاف کو دل میں جگہ دینی چاہیے کہ یہ صفوں کس عمدہ طور سے مسیح مصلوب کی اوس انوکھی جانتا
 کوچہ بن سے اکھیر رہا ہے اس سبب سے کہ کفارہ کا دار مدار موروثی گناہ وغیرہ پر ہے اور جب
 گناہ موروثی نہ رہا تو کفارہ نہ مقرر آپ سے آپ بیکار ہو گیا اے افسوس ہزار افسوس عیسائیوں
 بچہ کی خدا کی یہ جان یوں ہی بیکار گئی اور پروردگار کو سوائے اخروی ٹوٹی کی اور کچھ مفید نہ ہوا
 اے صاحب جسم اسی اپنے پہلے سوال کے جواب کو جس سے علماء عیسوی عاجز ہیں بیان چاہیے
 ہیں کہ انسان نبی ہو یا غیر نبی گناہ گار گناہ موروثی سے ہوتا ہے یا گناہ کے کرنے سے یا ورثہ گناہ اور
 کرنے سے گناہ کے انسان گنہگار ہو جاتا ہے ان تینوں صورتوں کو کہ عیسویہ باطل کرتی ہیں ذرا
 اسکو سن لیے اگر انسان درشت سے گنہگار ہوتا ہے تو لازم آتا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت خاتم
 ہون اور یہ خلاف اصول اور ایمان پولوسیہ کا ہے اور جو یوں کہو کہ عاصی جب ہوتا ہے کہ جب
 گناہ کرے تو پھر بھی خرابی موجود ہے حضرت زکریا حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب معصوم
 اور پاک و بیگناہ ہو دین حالانکہ تم انھیں ہی گنہگار کہتے ہو اور جتنی ساری شے ہے تو اس پر بھی حضرت
 آدم خاتم زکریا و عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام سب معصوم اور پاک و بیگناہ و مبرا ہیں۔ اب اگر مثل منشی
 صفدر علی صاحب کے جتنے شکوک اور ادھام کے ازالہ کے واسطے بندہ سولہ سترہ یوم جہاد و مہینہ
 پڑا اور جناب مولوی محمد امین صاحب مددگار بندہ دست کھنکھانے والا کہ بیٹی صدمہ ہے۔

کو جو اعتراض اور شکوک ہوں اور مکمل کر لین اور جواب لے لین بہت سی دنیا کا اور کھالی اترو
 سچائی اور صداقت کی جانب متوجہ ہو جاوین اخیر وقت ہے چل چلاؤ مین لگے ہوئے ہیں مگر منشی صاحب
 بہت ہی گہرے بعض حضرات کا بیان ہے کہ وہ روتے تھے اور کہتے تھے کہ مین کیا سٹھ دکھاؤں اور بعض صاحب
 سے یوں معلوم ہوا کہ سب بینک کار و پیہر دیکر اپنی اولاد اور بیوی بچوں سے جدا ہو کر مسلمان ہونا چاہتے
 تھے جیسا انھوں نے اپنے نیاز نامہ مین لکھا ہو گا یہ کہو کہ گناہ سے تو کوئی بچ نہیں سکتا تو پھر سبیل نجات
 کیا ہے تو اس کا جواب اسی باب مین خدائی دیدیا ہے دیکھو آیت ۲۱ کو وہ یہ ہے ۱۲ لیکن اگر مشریر
 اپنی ساری خطاؤں سے جو آسنے کی ہیں باز آدے اور میرے سارے حکمون کو حفظ کرے اور جو
 کچھ شرع مین درست اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً جیسے گا وہ نہ مرے گا ۲۲ اس کے سارے گناہ جو آ
 کیے ان کے لیے محسوب نہ ہونگے اپنے راست بازی مین جو آسنے کی وہ جیسے گا ۲۳ خداوند ہو واہ
 کہتا ہے کہ کیا مجھے اس کچھ شادمانی ہے کہ شریر مر جاوے اور اس سے نہیں کہ وہ اپنی راہوں نے
 باز آدے اور جیوے۔ خداے جل جلالہ نے جو رحمت کا سرشتیہ ہے فرما دیا کہ گناہوں کی معافی تو ہے
 ہے اور اس رحیم تبارک تعالیٰ نے نجات کے سبیل مین سے تو بہ کو بھی گناہوں کی معافی کا ایک راستہ
 ٹھہرایا خدا یہ نہیں چاہتا کہ شریر دوزخ مین جاوے اور نجات نہ پاوے آگے تیسویں آیت
 مین حکم ہے کہ تو بہ کرو اور اپنی ساری بد کاریوں سے باز آؤ تاکہ بد کاری تمھاری ہلاکت کا باعث
 نہ ہو۔ اگر کوئی یوں کہوے کہ صاحبِ توبہ کے بعد تو پھر بھی گناہ ہوتا ہے تو ہمارا جواب یہ ہے
 کہ کوشش کرو کہ گناہ نہ ہو دے اور جو پھر بھی شامت نفس ہو دے تو پھر تمکو توبہ کرنا چاہیے اور
 ہمیشہ اس فکر مین رہو کہ خلاف حکم رب العزت کے نہ ہو دے احاصل توبہ سے تو کسی کو کسی وقت
 چارہ نہیں آپ کے بیان جب مقصور ہوتا ہے تو کلیسیا سے معافی مانگی اور توبہ کی جاتی ہے
 ہم پوچھتے ہیں کہ کفارہ مذکور آیا تمام عمر کے گناہوں کے واسطے ہے یا بعض عمر کے لیے اگر عمر بھر کے
 گناہوں کا ہے تو اس تمھارے مقدس کا عبرانیوں کے خط پہنچا ہے مین یہ لکھا کہ تو تم اگر بعد اسکے
 کہ بنے سچائی کی پہچان حاصل کی ہے جان بوجھ کے گناہ کریں تو پھر گناہوں کے لیے کوئی قربانی
 باقی نہیں بیکار ہو گیا وہ بتلا رہی ہیں کہ عیسائی ہو کر پھر گناہ کرنے سے نجات کے واسطے کوئی
 قربانی و کفارہ نہیں اور یہ اہل تہلیل اور معتقد کفارہ کے واسطے نہایت ہی دشواری و مصیبت ہے

ایسے کہ ایسا شخص دنیا میں بہت کم ملیگا اور یوں کہو کہ نہ ایسا گناہ جسے عیسائی عقائد تثلیث و کفارہ کو قبول کرے
 پھر گناہ نہ کیا ہو اور جو بعض عمر کا ہے تو باوجود عقل اور کتبہ لہامی کی خلاف ہو نیکی اور سکی کیا حاجت
 بلکہ یوں سمجھو کہ زندہ اور کفر ہے تو بہ کافی ہے جس سے کسی کو کسی وقت چارہ نہیں یہ نجات اسے حضرت
 پولوسیون آپ ہی کو معلوم ہوئی خدا نے توحید اور نبیوں کے صحیفوں میں کہیں بھی اسکا ذکر نہیں کیا
 اور وہ جو آپ سیدیاہ ۵۳ باب کو پیش کرتے ہو اور مسیح مصلوب سے کچھ بھی علاقہ نہیں اُسین تو حضرت
 یرمیاہ نبی کی تکالیف کا بیان ہے اور اگر کسی اور پر جانا منظور ہے تو حضرت سید عیسیٰ پر خوب جم سکتا ہے
 آپ کے درمیان خدا سے اسکا کوئی تعلق نہیں ذرا خدا کا خوف کھا کر کتب کو پڑھیے اور آپ کے اور
 باقی ادوام کے جواب علماء و محمدیہ رحمۃ اللہ اچھے دندان شکن دیکھ چکے ہیں دیکھو ازالہ الادوام اظہار الحق
 پیغام محمدی ازالہ الشکوہ خدا سے رب لا فواج نے نجات کے اور بہت سے طریقے بتائے ہیں جو بیچ
 ذیل ہیں دیکھو داؤد کی زبور ۳۰ کی آیات میں چار کوساٹ کو لکھا ہے کہ خدا کی رحمت اور اسکی مغفرت
 سے نجات ہے پھر اسی کتاب زبور کی ۳۸ زبور ۳۸- آیت میں مرقوم ہے کہ اُس رحیم خدا کی رحمت سے
 نجات ہے کتاب شمار کے ۱۴ باب انیس و بیس آیتوں میں ہے کہ شفاعت و سفارش ایسا ہے
 پھر اسی باب کی اٹھارہویں آیت میں ہے کہ خداوند بڑا صابر اور بڑا رحیم ہے گناہوں اور خطاؤں کا
 بخشنے والا پھر یوں بھی ہے کہ خدا جسے چاہے اُسے بخشا ہے دیکھو دانیال نبی کا جو تھے باب تیسویں
 آیت۔ لیجے بیان تو اب کسی کفارہ وغیرہ خدا کی سولی چڑھنے اور مرنے کی حاجت ہی نہ رہی پھر کتاب
 خروج کی ۱۲ باب چھٹی آیت اتنا ساتویں باب ۹- میں مسطور ہے کہ جو خدا سے محبت کرے اور اس کے
 حکموں کی حفاظت کرے اور اسکو نجات ملیگی ایک سو تین زبور کی سترہویں اور اٹھارہویں آیتوں سے
 ہو یہ اسے کہ جو کوئی خدا سے ڈرے اور اسکا خوف کرے اور عمل نیک کرے اسے عذاب
 آخرت سے رستگاری ہوگی اور لیجے متی انیس باب کی سو لہوین سترہویں آیتوں میں لکھتے ہیں کہ
 حضرت مسیح نے نجات آخری کے واسطے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا
 ہے تو طعون پر عمل کر۔ اور آپ ناحق ایک نئی نجات جسکے خلاف شریعت موسوی ہونے میں ادنیٰ
 عقل والے کو بھی شک نہیں بتلا کر خلق اللہ کو راہ سے بے راہ کرتے ہیں اس پر پادری صاحب نے
 تیوری چڑھائی لیکن کچھ بول نہ سکے ملاحظہ فرمائیے انیل پوختا سترہویں باب تیسرے آیت کہ حضرت مسیح

نے یہ ضرور فرمایا کہ خدا کو خدا اور مسیح کو رسول جانے سے چھڑکا را عذاب آخرت سے ہے اور ہمیشہ
 زندگی اس میں ہے پھر اسی انجیل یوحنا کی پانچویں باب ۲۴ آیت میں ہے کہ جو کوئی خدا پر یقین کرے
 اور مسیح کا کلام سنے اور سے نجات ہے یہ اس قدر طریقے نجات کے پرانے اور نئے عہد میں تفصیل اور
 ظاہر الدلالتہ الفاظ میں ارشاد ہوئے حضرت داؤد حضرت یوشع بن نون حضرت سمویل حضرت حزقیل
 وانیل یوسیع میکہ یونہ - یسعیاہ - حقوق - صفیناہ حضرت موسیٰ - حجی - ملاکی - ذکر یاہ - ایوب وغیرہم
 علیہم السلام کو الہام ہوئے یہ کہیں نہیں الہام ہوا کہ خدا سے ثانی جب عورت - کہ بیٹ میں گھر
 نویسنے قدیمین رکرومان سے برآمد ہونگے اور عمر بھر نجات کی تعلیم کے بعد بھی جب ان کی کوئی نماندگی
 تب ان کے معطل ہوئے۔ سے نجات ہوگی جاسے حسرت و امنوس ہے اسے اہل کتاب کہ آپ
 خدا کو کہتے ہو کہ وہ مر گیا۔ خدا ہی وہ کب ہو سکتا ہے جسے موت آوے ہمیں یہ بھی پوچھنا ہے کہ مسیح کس
 حیثیت سے کفارہ ہوئے تھے انسانیت سے یا الوہیت سے اگر انسانیت سے کہ تو کفارہ باطل بدین جب
 کہ انسان مختار سے اصول پر گنہگار ہے اور اس مختار سے جملہ سے کہ انسان گنہگار ہے کب گنہگار گنہگار
 کفارہ اور سفارشی ہو سکتا ہے کیونکہ اندھارہ نہیں جاسکتا نہیں تو دونوں کو یوں میں گنیے
 تمہیں پر حمل ہوا اور جو کہو کہ حیثیت الوہیت ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ الوہیت جو سب پر غالب
 ہے اور بسکی قدرتوں کے اوپر ہے وہ امتیاز قدرت یود ہو جاوے موت جو آتی ہے وہ انسان
 کو آتی ہے نہ اللہ کو اگر یوں ہے تو چاہیے کہ الوہیت باپ بیٹے اور روح القدس کے ایک ہونے
 کی سبب سے وہ دونوں بھی معدوم ہو جاویں۔ اور یوں تمام جہان خاک سیاہ ہو جاوے کیونکہ
 اسی سبب سے صابو کیا خدا مرئی چیز ہے جو نظر میں یود کی آگیا ہے اور یود نے اسے ایسا عاجز مغلوب
 کر دیا اور ایسی ذلت اور قہر سے ہال کر دیا اور یوں راہی صفات قدرت ہیئت غلبہ جلال و عظمت
 ادسکی خاک میں ملا دی کہ ادسکو رب الافواج اور خداوند ہو وہ کہتے ہوئے شرم آئے نہ لگی۔ اور
 اس عقیدہ سے لازم آتا ہے کہ یہ سب کتابیں جنہیں اپنی قدرت و ہیئت و جلال بیان کیا ہے
 جو دئی تھریزن اور بیکار ہو جاوین انسانیت مسیح وہ لوہ کو مختار سے طریقہ پر گنہگار کہنے کی یہ وجہ ہوئی
 کہ وہ جسم مسیح حضرت مریم سے تھا جو مختار سے نزدیک نسل اور بندگان خدا کے گناہ سے مبتلا
 تھیں اور بھی تائید ہوتی ہے اس ضمن میں کی ایوب نبی کی کتاب پیمیش باب ۴۰ آیت سے وہ جو

عورت سے پیدا ہوا کیونکہ پاک ٹھہرے۔ علاوہ ازین مسیح مصلوب سے والدہ کی نسبت بے ادبانہ کلمات کہ
ای عورت مجھے بچھے کیا کام کا سرزد ہونا اور باوجودیکہ خدا نے اس شریعت میں جسکے پورا کرنے کو
مسیح مصلوب آئے تھے متی ۵ باب ۱۷ والدین کی تعظیم کرنے اور اسنے ڈرنے کا حکم فرمایا ہے دیکھو
اجار ۱۹ باب ۱ اور کتاب خروج ۲ باب ۱۷ کو۔ نیز یوحنا ۱۹ باب ۱۷ کے بموجب پہلے خیمہ کے عید کے جانے
سے منکر ہونا اور پھر جھک جانا اسی طرح لوقا ۲۲ باب ۲۴ م کے بموجب چور سے یہ کہنا کہ آج تو میرے
ساتھ بہشت میں ہو گا اور تین رات دن قبر میں رہنا اور بہشت میں نجانا ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی
خطا اور چوک سے خالی نہ تھے اور اس طرح سے بھی وہ کفارہ باطل ہو گیا جسکی بنیاد عصمت مصلوب
پر تھی اسوا اسکے انجیل یوحنا ۵ باب سے بھی واضح ہوتا ہے کہ مسیح مصلوب گناہ سے بری نہ تھے وہ پورے
بے گناہ تھے اور فریسی ایک عورت کو جو زنا میں پکڑی گئی تھی اس پاس لائے اور اسے بیچ میں
کھرا کر کے اس سے کہا کہ ۷ اے استاد یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے نہ
موسیٰ نے تو تورات میں حکم دیا ہے کہ ایسوں کو سنگسار کریں پر تو کیا کہتا ہے ۸ انھوں نے انوائش
کے لیے یہ کہا تھا مگر اسپرٹلش کی وجہ بادین پر یسوع جھک کے اٹھکی سے زمین پر کھینے لگا۔ اور ب
وہ اس سے سوال کرنے لگے تو اسنے سیدھی ہو کر انھیں کہا جو کہ تم میں بے گناہ ہے پہلے وہی آئے
پھر مارے۔ اور پھر جھک کے زمین پر لکھا ۱۱ اور وہ یہ سنکے دل ہی دل میں آپ کو گناہ کچھکے
برڈن سے لے کے چھوٹے تک ایک ایک کر کے چلے گئے اور یسوع اکیلا رہ گیا اور عورت ہیچ میں
کھڑی رہی ۱۲ تب یسوع نے سیدھے ہو کر عورت کے سوا کسی کو نہ دیکھا اور اس سے کہا اے عورت
وہ تیرے نالش کرنے والے کہاں ہیں کیا کسی نے تجھ پر حکم نہ کیا ۱۳ وہ بولی اے خداوند کسی نے
نہیں یسوع نے اس سے کہا میں بھی تجھ پر حکم نہیں کرتا جا اور پھر گناہ نہ کر۔ پورب کے ملک میں
ایک کسبی نے عیسائی مذہب قبول کیا مگر اپنے نالشاہتہ افعال سے باز نہ آئی اور پہلے سے زیادہ نالشاہتہ
کرنے لگی ایک دفعہ پادری صاحب نے اسے ملامت کی اور بہت سی سرزنش کے بعد کہا کہ کیوں تم
اپنی حرکتوں سے بازمین آتیں تم تو پہلے سے بھی زیادہ بدکار ہو گئیں قرنیوں کی پہلی کتاب کے
۱۹ باب ۱۷ میں آیا ہے فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرام کار اور بت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش
اور لونڈے باز لا بھی اور شرابی گالی بکنے والے اور لوٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے

اگر تم نجات چاہتی ہو اور عذابِ آخر دی سے خلاص تو اس عیاشی اور زنا کاری کو چھوڑ دو نہیں تو ہمیشہ کے مذہب میں مبتلا ہو دو گی اور اس کسی نے جو کہ لکھی پڑھی تھی اور رات دن انجیل پڑھتی تھی اسی یوحنا باب کے پڑھنے کے واسطے پادری صاحب سے کہا جب صاحب موصوف پڑھ چکے تو وہ کہنے لگی کہ فرمائیے پادری صاحب ہمارا خداوند مسیح کیسا زنا کار دن کی حمایت کرتا ہے تم کون اور مقدس پوئوس کون میں جو ہلکے جہنمی اور مبتلا سے عذاب بتلاتے ہو ہمارا خداوند تو ہم صیہون کی حمایت اور طرفداری کرے اور خدا کے حکم کو بدل ڈالے یا اپنی طرف سے قید لگا دیوئے اس طرح سے کہ خدا نے جو حضرت موسیٰ کو شریعت دی اور سکی پانچویں کتاب اشتنا باب ۲۲ میں کہ میں یہ نہیں فرمایا کہ بگناہ آدمی اور سکومار سے یا سزا دیوے یہ اس واسطے کہا گیا تاکہ کوئی نفس زنا کار و ننگو کبھی سزا نہ دے سکے اسکے بعد یہ ہماری عرض ہے کہ جب ہمارے خداوند نے زنا کاری کی اس جہان میں یوں طرفداری کی تو کیا اس جہان میں نہ کرے گا اور کیوں نہ کرے گا جب کہ اور کا کنبہ راجا اب فاحشہ اور ناما راجیہ اس کام میں ہمارے شریک میں کیا وہ انکی بخشش کر اگر آسمانی بادشاہ میں انھیں داخل نہ کر دے گا بیشک کر دے گا کیونکہ آسمان کا سارا اختیار اسے دیا گیا ہے یہ خوب ظاہر ہے کہ جب یہاں دنیا میں خدا کی شریعت میں قید بڑھا کر اسے بدلہ یا دمان ضرور حیلہ اور قید نکالے گا اور اس قصہ یوحنا باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارا خداوند بھی گناہ گار ہی نہیں تو وہ خود زانیہ کو ننگ کرتا کیونکہ وہ انجیل متی ۵ باب ۱۷ کے بموجب شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا تھا بلکہ کامل کرنے آیا تھا چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ یہ لگاتار مت کرو کہ میں تو ریت یا نمونہ کی کتابین منسوخ کرتے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ کامل کرنے آیا ہوں اور جبکہ اسے جناب پادری صاحب ہمارا خداوند گناہ گار رہے باوجود خدا ہے اور خداوند بھی ہے اور باپ کے ساتھ الوہیت میں شریک ہے تو ہم جو نہ خداوند ہیں نہ خدا

۱۰۔ نہ الوہیت میں باپ اور روح القدس کے شریک گناہ سے کیونکہ کچھ کچھ جو محض انسان اور نہ ہو بلکہ کامل نہیں بلکہ ناقص یہ جواب سنگر پادری صاحب لاجواب ہوئے اور کسی مسلمان سے اس کا جواب پوچھا مسلمان نے کہا اٹھئے اسے پادری صاحب حضرت عیسیٰ تو ان سب عیبوں سے بری ہیں لیکن تمہاری کتابین بتائیت سے یہی بین پادری صاحب ناقص و عاقل تھے کہنے کے لئے لایا یہ بتا راجہ اپنی تہذیب اور ہمارے اصول سست اور نادرست ہیں۔ اس موجودہ

محرف کتاب نے پادری صاحب کو کیسا ساکت کرایا اور اُس عاجزی میں ہم محمد یون سے جواب دیکھو تو پتا
 پڑا ہر بیان یہ پوچھیں کہ آیا مسیح مصلوب کے مصلوب ہونے سے کتنا ہونکی معافی ہے یا اُسکے معاف کرنے
 سے اگر صورت اولیٰ ہے تو لوقا، باب اولیٰ پر کار عورت کا معاف کرنا اور اسکا مسیح مصلوب سے
 پانون چومنا اور عطر ملنا اور سر کے بالوں سے پوچھنا سب بیکار گیا اسلئے کہ معافی مصلوبیت سے ہے
 اور جو دوسری صورت ہے تو مصلوب ہونا اور تکلیف اٹھانا خدا ہی ثلث کے منہ پر تھوکا جانا
 سر پہ تانوں کا تلج رکھا جانا سب فضول وہ ہی مشاع ہونی کہ معنی جان سے نئی کیا سننے والہ ان کو
 مزہ نہ آیا ایسے ہی اُس شق اولیٰ کے مطابق صلیب یا قی وقت اوس چپر کے گناہ معاف کرنا وغیرہ
 بیکار اور غلط ٹھہرا اسے میرے پیارہ اکبر مصلوبیت سے گناہ معاف ہو جاتے تو حضرت عیسیٰ یون نہ
 کہنے کہ جیسے گناہ تم بخشو گے انکی جتنے جانیں گئے جنگے قریب نہ ہو گئے نہ جتنے جانیں گے اسی حکم کے وجہ
 سے ہر ایک رومن کا ٹھکانہ پادری گناہ معاف کرنے کا اقتدار در اختیار رکھتا ہے اور اسی وجہ سے
 کسی زمانہ میں گناہوں کے معافی کی حیثیت ان تل کاروں کے کہتی پھرتی تھیں اور جب تک کہ آپ
 لوہر صاحب جرمنی کی اصلاح مذہب کے زمانہ میں لکھتے اور حیثیت ہو نیز یہ لکھنا اہل تثلیث کا کہ
 مسیح مصلوب مرکز جی اوتھے جسے مولفان اناجیل بنی انجیلون میں اور پولوس مقدس
 سیمیان رومیونکی ۱۵ باب ۱۱ میں قلمبند ہے سب میں بالکل غلط ہے دیکھو یوب نبی کی کتاب باب
 جس طرح بدلی جاتی رہتی ہے اور غائب ہو جاتی ہے اسی طرح جو گورمین اُترا پھر اوپر نہ آویگا
 نہ وہ پھر اپنے گھر کو نہ پھر یگا اور اسکا مکان اسے پھر نہ پہچانے کا ملاحظہ فرمائیے اناجیل میں
 لکھا ہے کہ مسیح مصلوب کی مردہ لاش کو تیسرے میں جو پھر میں کھدی تھی رکھا لوقا ۲۳ باب ۵۳ متی ۲۷ باب ۶۶
 مرقس ۱۵ باب ۴۶ یوحنا ۱۹ باب ۴۱ اور پھر نے عہد نامہ میں خدا فرماتا ہے جو گورمین اُترا پھر اوپر نہ آویگا
 اور بیان مسیح مصلوب کا گورمین جانا ایسا مسطور ہے کہ کسی عیسائی کو انکار کی گنجائش نہیں اسی
 طرح یوب ۱۲ باب ۱۲ میں ہے ۱۲ اسی طرح آدمی لیٹ جاتا ہے اور نہیں اوتھتا جب تک
 آسمان تل نہ جائیں ورنہ نہ جائیں گے ۱۲ جب آدمی مے تو کیا ۵۰ پھر سے گا۔ خلاصہ یہ کہ باؤ
 یانا جیل موجودہ مملوواہیات سے بین ان میں تحریف تبدیل ہونی یا بالوب نبی کی کتاب میں
 لکھی جس سے اہل اسلام کا دعویٰ محرف کتب مقدسہ اچھی طرح پایہ ثبوت کہ ہو نہ پاتا ہے اور

عیان ہے کہ جب ان کتب کا یہ حال ہے تو جو مسئلہ اُسے ثابت کیا جاوے اور سکا کچھ اعتبار نہیں ملے گا کہ وجہ مذکور سے مشکوک ہو گئیں اور ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین رہے کہ وہ چنٹکار اور اچھا موٹی کے معجزے جنگو بازار و ن میں سنا سنا کر ہر ایک پادری صاحب اور کاتھولک فخر کرتے اور کہتے ہیں کہ مسیح فرمودہ زندہ ہو گا اور اپنی قدرت سے کوئی اور کسی نبی کو ایسے معجزے نہیں دکھائے اور جنگو اہل ٹیکٹ نے کتب میں داخل کیا اور بڑے زور شور سے لکھا ہے سب بیکار اور غلط نکلے اور من گھڑت بنا دی گئی اسلئے کہ جب ہر کوئی جی ہی نہیں سکتا بلکہ جو صاحب مضمون کتاب ایوب بنی کے اور قیامت کے درجہ نہیں اٹھ سکتا تو دنیا میں اونکا زندہ ہونا اور مسیح مصلوب کا زندہ کرنا بالکل جھوٹ ہے اور نہ میرے کہنے اور کسی عقلی دلیل سے بلکہ عیسائیوں کے تینوں خداؤں کی تحریر سے جو مکہ منبر کا وقت نکل چلا تھا وعظ تمام کر دیا گیا پادری نرائن صاحب کاتھولک صاحب نے مولوی صاحب سے استدعا کی کہ اگر کل یوم یکشنبہ کو ہمارے گرجا گھر میں ایسے تو ہم بھی آپے کچھ فائدہ اٹھاویں اور مسیح کی بے گناہی اور پاکیا اور الوہیت کے بابت کچھ کوہن اور سنین سمجھیں مولانا صاحب نے دور اندیشی کی لحاظ سے اون سے چٹھی لکھوالی جو درج ذیل میں ہے -

4 - the march sunni Porra

Dear sir

Please come tomorrow our place in the church at 11 clock. Signed Sawtooth Pray

جب لوگوں نے یہ کہا کہ مولانا صاحب اور اے پادری صاحب آپ اور وہ اگر اکیلے اکیلے باتیں کریں گے تو ہمارا کیا فائدہ مولوی صاحب نے بھی فرمایا کہ بات تو سچ ہے اس کے بعد اسی کاغذ پر دوسرے کلمات لکھ دیے جو یہ ہیں
you can come with your people which can sit in church not more than that. Signed. Sawtooth Pray by order our Rev. narayan Pro demorican mission ary.

جلسہ اول

ہر مارج شہداء یوم کیشینہ کو جناب مولوی شرف الحق صاحب وقت مقررہ پر طامو جود ہونے چلتے وقت تو خود دوسرے ہی شایعین تھے مگر جمع ہونے ہونے ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ تائیں ہر مذہب جمع ہو گئے مولانا پادری صاحب کی امامت کی جگہ اپنے واسطے پسند فرمائی اس طلب میں ہر قسم کے اشتخاص لکھے پڑے بھی تھے اور ویسے بھی ابتدا میں مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ اے میرے بھائیو میں یہاں محبت کی باتیں کرنے آیا ہوں کوئی فساد و مخالفت نہ دے وغیرہ ہرگز ہرگز منظور نہیں مطلب یہ ہے کہ انکو وہ سچا بیان بتلاؤں اور مسائل سکھاؤں جو صحیح اور راست ہیں تاکہ یہ ہلاکت کی راہ سے بچکر زندگی میں آویں ہماری سرکار کا ہجر کیسا احسان ہے جو ہکو اتنی بڑی آزادی امور مذہبی میں دی رکھی ہے اگر کسی صاحب نے کوئی سخت کلام کی نسبت زبان سے نکالا یا فساد کی بنیاد ڈالی یا شور و غل کیا تو یہ پولیس حاضر ہے وہ اپنا انتظام کرے گی اور بندہ اپنے گھر کا راستہ لے گا اسکے بعد کچھ پادری صاحب نے بھی بیان کیا انتظام کے واسطے منشی بنی خان صاحب فوجداری پولیس تشریف لائے تھے اور اور بھی اونکے ساتھ پولیس کے کانسیبل تھے۔ پادری صاحب نے کہا کہ اے مولوی صاحب جو نسی آیتیں اپنے کل مسیح کے بابت بیان کیں تھیں اور اوٹکا حوالہ پرانے عہد سے دیا تھا ذرا انہیں پھر بیان کیجئے مولوی صاحب نے کہا کہ میری گفتگو مصلوب مسیح کی متعلق ہے جسے آپ خدا کہتے ہیں اور اسکے سوا سبکو گنہگار بتلاتے ہیں دیکھیے ایوب نبی ۲۵ باب ۱۳ خدا کے حضور انسان کیونکر صادق سمجھا جاوے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک ٹھہرے اسی طرح ۴ باب ۴۸ کا مضمون ہے پادری صاحب بولے یہاں سے تو وہ لوگ مراد ہیں جو ما اور باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور مسیح تو بے باپ کے پیدا ہوا تھا اس واسطے وہ ناپاک نہیں ہو سکتا گناہ اور ناپاکی جب ہوتی ہے کہ جب ما باپ سے پیدا ہو گیا مولوی صاحب نے جواب دیا تعجب ہے اے پادری صاحب ابکی ایسی فہم پر بیان آیت کے سابق اور سابق سے کہیں یہ مطلب نہیں نکالنا کہ مسیح مصلوب اسی سے خارج ہیں اور یہ آیت ما باپ سے پیدا ہوا ہونو الوٹنے حق میں ہے آپ جو اس کلیہ وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے میں سے مصلوب مسیح کو قید لگا کر خاص کرتے ہیں وجہ تحقیق کیا ہے حقیقہً تمہارے حجاز کجبانہ بھرنی کیا ہے

اسے بیان فرمایا اگر یہ کہو کہ جبکہ کفار و ثقات کرنا ہے اور جبکہ عصمت کے ثابت نہیں ہو سکتا اور یہ آیت
 باری مدعا کے اثبات میں قائل ہے تو دوسرا جواب دیتا ہے کہ وہ آپ کا کفارہ خلاف عقل اور خلاف کلام
 الہی ہے ایسا جو سے ماننے کے قابل نہیں تمام ۲۴ اور ۲۵ باب کتاب مذکور کا بندہ مطالعہ کر چکا کہیں کبھی
 کوئی وجہ تفسیر موجود اور مذکور نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیات خدا نے آپ کے عقیدہ کفارہ اور
 عصمت مسیح مصلوب سوائے اور انبیاء علیہم السلام کی تردید اور ابطال کے واسطے فرمائی ہیں
 بان لا کلام ہم آپ کی ہدایت کیواسطے عصمت انبیاء کے متعلق آیت پیش کرتے ہیں وہ اعمال ۲ باب
 اکیسویں آیت اسطرح سے ہے کہ خدا نے اپنے سب پاک پیوں کی زبانی شریعت سے کہا: اگر اس میں کچھ
 خدا ہی سے اور آپ کی عصمت کا کوئی ثبوت نہیں اسلئے کہ آیت مذکور پیوں کے واسطے ہے نہ خدا کے لیے
 اور نہ بھی مصلوب اور جو یہ کہو کہ خدا ہی مصلوب نہی بھی تھے تو اسکو کوئی سمجھ دار آدمی نہیں مان سکتا
 اسکا ماننا ایسا ہے جیسے اجتماع خدین کا ماننا کون باور کر سکتا ہے کہ ایک ہی شخص خدا بھی ہو اور آدمی
 بھی ہو خدا کی استغاثہ صفت ہے اور انسان کی احتیاج سبکو معلوم ہے اگر خدا ہے تو خدا کے محتاج تو کیا
 محتاج ہے موت پیشاب سب ہی بلاتین اس کے پیچھے لگی ہوئی ہیں پھر عقلمند کیونکر کدو سے کہ خدا محتاج
 بھی ہے اور غنی بالذات ہی سہ یہ آیت مسطورہ بالا اس کے واسطے ہے جو نبی ہی ہوا اسلئے کہ اگر وہ نبی
 ایسے نبی کے واسطے ہوتی جو خدا بھی ہو تو لو قاضی و کتاب اعمال میں اسکی قید لگا دیتے اور پڑنے علم
 و تربیت وغیرہ میں ہی خدا کسی نبی سے یہ ضرور فرماتا کہ ایک شخص خدا اور انسان دونوں ہو سکے ہیں
 اور آخری زمانہ میں میں ایک شخص ہو خدا اور نبی دونوں کر بھیجوں گا نیز یہ کہ جو خدا اور نبی دونوں
 ہو وہ معصوم عن الذنوب و الخطا ہو سکتا ہے ان ایک طرح کام بن سکتا ہے وہ یہ کہ آپ مسیح کو نبی
 ماننے نہ خدا اور نہ مجسمہ خدا اور نبی کا لیکن اس پر بھی وہ اکیلے معصوم نہیں گے اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ
 والسلام بھی معصوم نہ تھے پھر یہ کہ یہ ہم مسلمانوں کے اصول کے مطابق ہے اور آپ کے عقیدہ کے سراسر
 خلاف ہے دیکھا جناب نے مسلمانوں کے اصول کیسے مضبوط ہیں پادری صاحب نے اسکا کوئی
 جواب نہ دیا اور کچھ متحیر سے نظر آئے تھے پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ جناب نے کبھی عبرانیوں کا خطا
 باہلہ و تمسری آیت کو بھی غور سے پڑھا ہے۔ پادری صاحب بولے ہم غور سے رات دن پڑھتے ہیں
 مولوی صاحب ہی نے ان آیات کو پڑھ کر متناہا یہ ہیں کہ کیونکر ملک صدق سلیم کا بادشاہ

خدا تعالیٰ کا کاہن تھا جسے ابراہیم کا جب وہ بادشاہوں کو مار کے آیا تھا استقبال کیا اور اسے بیٹے پر
 چاہی تاکہ ابراہیم نے سب چیزوں کی دہیکی دی وہ اپنے نام کے معنی کے مطابق اسنی کا بیٹا
 ہے اور پھر شاہ سلیم نے سلامتی کا بادشاہ ہے یہ بے باپ جوان بے نسب نامہ جس کے نہ تو نکاح شروع نہ
 زندگی کا آخر خدا کے بیٹے سے مشابہ ٹھہر کے ہمیشہ کاہن رہتا ہے۔ آپ غور کرو یہ کیسا بزرگ تھا
 کہ جب کو ابراہیم ہمارے دادا ہی نے لوٹ کے مال سے دہیکی دی۔ کیجیے پادری صاحب آپ کے
 فرمائے بموجب کہ جو بے باپ پیدا ہوتا ہے وہ ہی پاک ہوتا ہے ملک صدق بھی اس صفت میں لکھی
 خدا کے شریک ٹھہرے اور وہ آپ صاحبوں کا کتنا غلط ہو گیا کہ تیج صلوب کے سوا کوئی معصوم
 منین بلکہ انصاف فرمائیے تو ملک صدق آپ کے خدا سے جی بڑھ گیا کہ اس کے نہ باپ تھا نہ ماں اور نہ
 نسب نامہ نہ اس کے دونوں کا شروع آپ کے خدا کا تو نسب نامہ بھی موجود نہ زندگی کا شروع بھی مریم کے
 جسے تہ ہوا اور زندگی کا آخر نہ ہو گیا اور یہ بھی غور فرمائیے کہ وہ الہامی صاحب تھا اسے مقدس پوتہ
 اس کو آپ کے خدا سے تشبیہ بھی دیتے ہیں اور اس کی بزرگی میں لکھتے ہیں کہ جب کو ابراہیم نے سب چیزوں کی
 دہیکی دی آپ تو آپ کا وہ جو اب بکار ہو گیا اور اسی قاعدہ بموجب دو پاک اور دو معصوم محل آئے
 حضرت آدم اور حضرت حوا بھی بے ماں بے باپ پیدا ہوئے تھے تو یہ چار معصوم ہو گئے اگر وہ بے
 بے باپ پیدا ہوئے ہوتے جن کا حال تاریخ میں سکیمپون نے لکھا ہے جن کے جاوین تو خدا چار سے
 نکل کر دس سے بھی زیادہ تک جا پہنچنے کی پادری صاحب سے جب جواب آیا ہوئے مسیح خدا تھا آئینہ
 مردے جلانے معجزے کے مولوی صاحب نے کہا کہ آپ تو پاک اور ناپاک ہونے میں گٹھا کرتے
 تھے یہ الوہیت کے مسئلہ میں آپ کیسے کو دیر سے آپ کا ہمارا تو پہلے اقرا ہو چکا تھا کہ جب ایک سات
 ط ہو جاو گی تب دوسرے دشمن میں داد دہا ہو گا یہ آپنے کیسا خلاف کیا اس کو بعد موبو جی صانے فرمایا تھا
 مراباب آیت *on dei ouranon men dekresesthai akhhi*
 آخری دکنستامی من اور الزون دے ای جون
apokatastase ws panton hon daypen
 الالین پنتون اوس اپوکستسی
ho theos die stomatos pantown
 پنتوون سٹوماتوس دی ایتھوس

town hagion anton propheton
 پروفیٹون انٹون اگیون تون

یونانی زبان میں یون ہے اسینج لفظ اگیون آیا ہے اور جسکا
 ترجمہ مترجم انجیل ناپکے کیا ہے اسکے متعلق جب پادری جی اسے ای ای اوئوس آپ
 غفرانڈرش مشنیری کیمبرج مشن سے دہلی بازار فچتوری میں گفتگو ہوئی تو پادری مذکور کہنے لگا کہ پاک
 اور مقدس چیز ہے اور گناہوں سے پاک ہونا اور خطا سے بری ہونا اور بات ہے شاید پادری
 نرین راؤ صاحب کو بھی یہ خدشہ پیدا ہو تو میں اسکی متعق کے دیتا ہوں گر یک ڈکشنری میں ہسٹن
 الفا کی تختی کے دیکھ لیجئے۔ ہگیا سٹ مونس۔ پاکیزگی اور تقدس۔ ہگیا دوس۔ مخصوص کیا ہوا مقدس
 پاک۔ ہگیا دوسین۔ پاکیزگی۔ ہگیا دوسٹے قدوسی الگنی اسے آ۔ پاکیزگی۔ ہگیز دپاک کرنا ہگینموس طہارت
 اگنو یا خطا۔ آخری لغت کو عذر فرمایہ جسکا ترجمہ خطا کا کیا ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ ہگیا و ن کے
 معنی ٹھیک ٹھیک بے خطا کے ہیں اسلئے کہ مادہ سب کا انکا ایک ہے اور لغت والے نے یہ ہوشیاری
 کی ہے کہ انجیل کے مترجموں کی راہی کے موافق یہ لغت بنایا ہے اور جس لفظ کا جو ترجمہ انھوں نے کیا ہے
 وہ ہی اسے کیا ہے اسبوسٹے وہ حوالہ میں نے عہد نامہ کی کتابوں کے باب اور آیتوں کو دے جاتا ہے
 دیکھیے اسی اگنو یا جسکا ترجمہ خطا ہے اسکے ثبوت میں عبرانیوں کے ۹ باب آیت کو پیش کرتا ہے وہ
 یہ ہے۔ پردوسرے میں سردار کاہن سال بھر میں ایک بار جاتا تھا مگر بغیر لہو کے نہیں جو اپنے اور قوم
 کی خطاؤں کے لیے گذر جاتا تھا۔ اور اگر وہ ہی پاک ترجمہ ٹھہراؤ تو پاک خطا سے مراد جو اس لفظ پاک
 کا معنی الیہ بھی ہونا چاہیے پاک کا ہے سے ظاہر کا ہے سے پاک اور ظاہر خطا سے اور اسکو معصوم
 کہتے ہیں چاہے معصوم کیے چاہے بے گناہ کیے۔ آدم بر سر مطلب اسے پادری صاحب آپ جو ابھی
 فرما چکے کہ مسیح خدا تھا بالکل غلط ہے خدا وہ ہے جو خود بخود ہے اور آپکو اور سارے جہان کو معلوم
 ہے کہ مسیح کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے دوسرے خرابی یہ ہے کہ وہ توحید جو مسئلہ تمام
 انبیاء ہے وہ معدوم ہوئی جاتی ہے ایک سے دو خدا ہو جاتے ہیں جسکا انکار عقل اور کلام الہی
 دو نو کرے ہیں عقل کا انکار تو یہ ہے کہ آیا ایک خدا ہے جمیع عالم کا انتظام موت حیات رزق اولاد
 وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو سکتا تو دوسرے خدا کی کچھ حاجت نہیں اوسکا ہونا منو برابر اوسکے

یہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں تو تفسیر والا اونکایہ کلام موسوی شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے غیہ
قبول بلکہ مردود ہے دیکھئے اتنا پہلے اور جس کلام میں خدا نے پتے اور جوئے نبی کی علامت
تبادلی نہ تھی نہ کہ جس میں اور مقصد سے یہ الفاظ خدا اور خدا کے بیٹے حضرت آدم حضرت شیث
اور نبی اسرائیل وغیرہم نے لیے الہی کلام میں ہونے لگے ہیں اسی مدعا اور مقصد طلب کے ثابت کرکے
واسطے مسیح نے بھی اپنے واسطے استعمال کیے ہیں انجیل یوحنا میں مسیح نے اسے ابا تعفیہ کر دیا ہے
کہ سمجھو اے نصف حق جو کہ چون وجہ انکی لجاجت نہیں ابابہ ۳۳ یسوع نے انھیں جواب دیا
کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں ہے کہ اسے کہتے کہ تم خدا ہو ۲۷ جب کہ اسے انھیں بچا پاس خدا کا
کلام آیا خدا کا اور مان نہیں لیا ۱۲ آت جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا
کے متوکون کہ کتابت ابابہ ۳۳ میں خدا کا بیٹا ہوں حاصل یہ کہ حضرت مسیح نے فرما دیا کہ میرا
اپنے خلیں خدا اور خدا کا بیٹا کہنا اسی میں اور مقصد سے ہے جس سے اور لوگ خدا اور خدا کے بیٹے
الہامی ہیں یہاں پر ابابہ ۳۳ کہ اسے مولیٰ کہتے تھے بارون کے لیے خدا سا بنا یا اور جس
طرہ حضرت سادہ نے حضرت آدم کو خداوند کہا تھا یا سنی زبور کو آپ ابھی سن چکے ہو اسکے علاوہ
جس لفظ کو رسمی آتو کہ آپ مسیح کے واسطے خدا کا ترجمہ کرتے ہیں اور مقام پر اسی انجیل میں آقا
کا ترجمہ نہیں ہے نہ ابابہ ۳۳ یا سنی حال اس لفظ کا ہے جس کا ترجمہ ترین نے دیا کیا ہے اس کے معنی
صاحب مزہ و نابزار کے بھی ہیں پادری صاحب بولے کہ ایسے بڑے بڑے ترجمہ کرنے والے ترجمہ
میں کبھی غلطی نہیں کر سکتے مولوی صاحب نے فرمایا کہ کیوں صاحب آپ بونانی جانتے ہیں بولے کہ نہیں
مولوی صاحب نے جواب دیا پھر آپ کا وہ کی حایت کرنا ناحق اور بالکل بیجا ہے آپ انگریزی بون
تو جانتے ہیں دیکھئے برونز گریک ٹیکسیری موجود ہے اور مولانا نے اون دونوں مقاموں کو دکھایا
پادری صاحب نے ناوش ہو گئے تھوڑے عرصہ کے بعد بولے کلیسیا نے یون ہی مانا ہونے عیسائی کی جاتا
مولوی صاحب نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہے کہ کلیسیا نے یون مانا ہے کلیسیا کا حکم خدا کے کلام
کے آگے کوئی چیز نہیں آسے کیا اختیار جو وہ خدا کے حکم کو ٹالے میں بھی یہی یقینی سمجھا ہوں اور
میں نے یورب کے پادریوں پادری تیرک صاحب و پادری لاریہ صاحب نو دہرن مشزی غازی پور سے
عرصہ آٹھ برس کا ہوا یہی کہا تھا کہ وہ نہ مانے تھے آج اپنے مجبوری اسکا اقرار کیا اسے حاضرین لانا

۳۵ء میں شہر مسقطینہ میں علمائے عیسوی کا ایک جڑ بھاری جلسہ ہوا تھا جس میں خدا کی مخالفت
 میں عقیدہ ٹیلیٹ اور کفارہ والوہیت بیچ وغیرہ گھڑی گئی تھی اس کا جواب بھرا جمع گواہ ہے پادری صاحب
 نے کچھ بھی نہ دیا اسکے بعد پادری صاحب بولے کہ خدا نے مسیح کو پرانے قوانین خدا کا ہے دیکھیے نخل
 متی پہلے باب ۲۲ و ۲۳ آیات کو یہ سب کچھ ہو کہ جو خداوند نے نبی کے معرفت لکھا تھا پورا ہو کہ ۳۳ و ۳۴
 ایک کنواری حاملہ ہوگی وہ بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانو ایل رکھیں گے جس کا ترجمہ یہ ہے خدا
 ہمارے ساتھ یہ جو نبی کا ذکر متی نے کیا ہے وہ یسوعا بنی ہے جو باب ۳۰ میں مسیح کا کنواری مریم سے
 پیدا ہونا بیان کرتے ہیں اب تو خداوند مسیح کی الوہیت دو نو نبیوں کے لکھنے سے ثابت ہو گئی اسی
 طرح متی نے ۱۵ء باب ۲۱ میں فرمایا ہے۔ اور ہر وہ جس کے مرنے تک وہاں رہا کہ جو خداوند نے
 نبی کے معرفت لکھا تھا پورا ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کا بیٹا خدا
 کے برابر ہے تو بس اب مسیح کا خداوند اور خدا کا بیٹا ہونا دو تواتر ثابت ہو گیا یہ لکھ پادری صاحب
 کرسی پر بیٹھ گئے اور مولوی صاحب اسی امامت کے مقام پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ با تو نخل
 متی اس مقام سے تحریف ہوئی اور بدلی گئی دیا مقدس متی سبھی نہیں دیا ان اس مقام پر کہیں
 مسیح مصلوب کا ذکر ہی نہیں یسوعا، باب ۱۵ میں ہے کہ وہ عمانو ایل دینی دشمنہ کہا دے گا جس نے
 کہ وہ بڑا ترک کرنے کا اور بھلا پسند کرنے کا امتیاز پاوے بولے مسیح مصلوب نے کب ہی پسند کریں
 میں اس وقت تک کہا یا تھا جب تک کہ انکو بڑا ترک کرنے اور بھلا پسند کرنے کی تمیز نہ ہوئی تھی میرا
 آپ سے اسے پادری صاحب یہ سوال ہے کہ آیا یہ دلیل الوہیت مسیح ہے بولے ہاں اس کے
 خدا کی دلیل ہے اسکو بچنا بولوی صاحب بولے کہ کیا خدا کا نام بھی ہے اور خدا کا علم ہمیشہ کیساں
 ہے یا کبھی جاتا رہتا ہے اور کم زیادہ بھی ہو جاتا ہے اگر کیساں ہے تو پھر اسکے کیا معنی کہ خدا انیک
 پسند کرنے کا اور بد چھوڑنے کا امتیاز پاوے کی اور زیادتی تو ایک طرف رہی بیان سے یہ ثابت ہوتا
 ہے کہ سرے سے انکو تمیز ہی نہیں تھی اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب تک وہی شہد کہا دے گا
 اسے تمیز نہ میر ہوگی وہی اور شہد جب چھوڑے گا جب ہی تمیز ہوگی اسکے علاوہ آٹھویں باب
 آٹھویں آیت میں مرقوم ہے۔ اور اس کے پروتے بھلا دے تی ہی سر زمین کی ساری عرض
 اسے عمانو ایل دھنپ جاوے گی۔ اس کے تھہر کم علم کو معلوم ہو سکتا ہے بشرطیکہ کہ وہ ذرا سمجھی

خوف خدا کرے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا جس سے یون خطاب اور کلام ہو رہا ہے پھر اسی آئین باب ہنری
آیت میں اور بھی عبارت مذکور ہے وہو ذرا اور میں نبی کے پاس گیا سو وہ بیٹ سے ہوئی اور ایک بیٹا
جنی تب خداوند نے مجھے کہا اور کا نام مہتابا مال حاشیہ زیر کہ اس پر غور کرنا چاہیے پھر اصل عبارت
عبرانی هتیه هتیه کا کو دیکھیے ہتہ کے معنی ہیں دیکھو خدا فرماتا ہے کہ دیکھو یہ جو ان عورت جتنہ
انکر جب ہی کہا جاتا ہے کہ جب سامنے وہٹنے موجود ہے یہ عورت سامنے موجود تھی اگرچہ خدا کے
سب سامنے ہی ہے یہاں یہ مقصد ہے کہ جس سے کیا تھا اسکے سامنے اسے دکھا کر فرمایا تھا جب ایسا
صاف صاف فرمادیا آپ ناحیہ اسکو مسیح مصلوب کی خدائی پر جاتے ہیں مینے جو کہا تھا کہ اس میں
تبدیل ہوئی دیا اسکو مٹی صاحب سمجھے نہیں جو چاہا اور جہان سے چلا لکھ دیا یہ بالکل صحیح نکلا اس لیے
نکریسیا بنی کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ کنواری اسکا نام عمانو ایل رکھے گی اور انجیل میں ہے
وگ اسکا نام عمانو ایل کہیں گے دیکھیے صیون جمع غائب مذکر اور واحد مونث میں کس قدر فرق ہے اور
پھر اس پر بھی دونوں میں سے ایک بھی واقع ہو اتلو گو ان آپ کے شاگردوں وغیرہم آپ کے موافقون
عمانفون کسی نے بھی عمانو ایل کہا اور نہ والدہ نے کبھی اوکو عمانو ایل کہا اور نام رکھا یہ واقعہ
آخر کی شکلیں کے واسطے اللہ نے فرمایا تھا جو آخر مسیح سے سیکڑوں برس پیشتر تھا اور یہ صرف اس واسطے
تھا کہ اس نشان کے ذریعہ سے اسکی بیکاری مٹ جاوے اور دل کی گھبراہٹ مٹ جاوے
اور یہ خوب معلوم ہو جاوے کہ میرے خلاف مشورہ کرنے والے خدا کی فضل و عنایت سے سرسبز ہو گئے
اور انکا منصوبہ پایدار نہیں سوا اسکا ظہور سرعابل و عالم ہودی عیسا بنی جانتا ہے کہ کبھی کامیج سے
سیکڑوں برس پیشتر ہو چکا۔ ایسا ہی حال اس ہوئے نبی کے کتاب کی اباب والی خبر کا ہے جسے
مسیح کے واسطے ٹھہرتے ہیں خدا ہی قتالی دسویں باب سے بنی اسرائیل یعقوب کی اولاد کو یہ
نصیحت کرتا ہے مطلب یہ کہ طرح طرح کی نصیحتیں اور نصیحتیں انہیں کر رہا ہے اونکی بت پرستی پر
انہیں ملامت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں تمہاری بتوں کو توڑوں گا اور تمہارے مذبحوں کو ٹھکانا
پھر اونکی لغو بیچ باتیں بولنی اور جھوٹی قسمیں کھانے کا ذکر کیا ہے پھر اسرائیل کی خجالت اٹھانے
اور انرا ایم کی مذمت کا ذکر ہے پھر حکم ہے کہ اپنے لیے راست بازی بولہ اور نیکی کے مطابق لو
بنجو کو اپنے لیے جو تو کیونکہ یہ وہ وقت ہے کہ جہیں تم خداوند کو دھونڈو اسکے بعد شراوت اور

یہ کلامی کا ذکر ہے اسی طرح اور ذکر کرتے کرتے اپنے احسانوں کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے اباب
 اسے جب اسرائیل لڑکا تھا میں نے اسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹی کو معصومے بلایا اسے جب جب انھوں نے
 اونکو بلایا تب وہ اس کے سامنے سے چلو گئی انھوں نے تعلیم کے آگے قربانیاں گزرائیں اور
 تراشی ہوئی مورتوں کے آگے لبان جلایا میں نے انھیں کے ساتھ پکڑ کے انھیں پانون پانون چلنا
 سکھایا لیکن انھوں نے نہ جانا کہ میں ہی نے انھیں صحت بخشی اسے میرے معزز سامعین ذرا ہند
 آپ غور سے سنیں کیا خدا کا امام ایسے چھوٹے حوالہ پر ایمان والوں کے ایمان راہنما کر سکتا ہے
 کیا ایمان ایسی سستی چیز ہے کہ یوں ایسی کجی اور کمزور بات پر اسکو کھولیں اگر عیسائی صاحبوں کے
 نزدیک یہ حوالہ صحیح ہے تو بتلا دیں کہ کب حضرت مسیح نے تعلیم کے آگے قربانیاں گزرائیں اور کب
 تراشی ہوئی مورتوں کے آگے لبان جلایا اور کب آپ کے خدا کے ثانی کو انھیں کے ساتھ خدا کے اول
 نے پانون پانون چلنا سکھایا تھا کیا خدا کے پانون بھی ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ کسے چلنا بھی نہ آتا تھا بات
 سچی کچھ اور اسے کر دیا کچھ ان پاک اپنی مہربانی اور شفقت کا اظہار جو آستے حضرت یعقوب اور
 اونکی اولاد پر کی تھی بار بار بیان کرتا ہے اور اسے عوض میں یعقوب کے گھرانے کی نافرمانی اور
 سرکشی اور گمراہی کو سناتا ہے مسیح مصلوب سے اسکا کوئی بھی تعلق نہیں اسکو سکھایا دہری صاحب
 پٹیکے ہو رہے اور اونکے چہرے سے آثار ملال کے نظر آتے تھے لاچار ہو کر انہیں صاحب مدارس مشن
 سے کچھ سرگوشی کرنے لگے جنھوں نے جلسہ برنست کرنے کی اونکو اسے دی اسی مباحثہ کے پچھین
 پادری صاحب نے کسی جگہ یہ کہا تھا کہ مولوی صاحب اپنے مطلب کی عبارت تو لے لیتا ہے اور
 باقی کو چھوڑ دیتا ہے ایسوجہ سے مولوی صاحب نے دو نو چیزوں کے بابت اول آخر کی ذمہ داری
 نہیں لیٹی آیتوں کا خلاصہ بیان کیا ہے جسکو شک ہو دے خوب غور سے تراجم مروجہ میں دیکھ لیو
 پادری صاحب اپنے سب ساتھیوں کے مشورہ کے بعد کہنے لگے کہ آدم نے نہیں کہا اپنی زبان
 سے کہ میں خدا ہوں اور ملک سلیم نے بھی نہیں کہا کہ میں خدا ہوں اور خدا کا بیٹا ہوں ہاں
 یسوع نے کہا کہ میں فرزند خدا ہوں اور میں ہی ہوں کتنی جگہ فرمایا ہے جب خدا اس میں تھا تب کہا
 ورنہ کیوں کتنا کنواری کا ترجمہ جسے کیا وہ بڑے عالم تھے یہ اس کے جواب میں کہا جو کہ مولوی صاحب
 نے کہا تھا کہ عیسا کا ترجمہ کنواری ہی نہیں جو ان عورت کا بھی ہو دے لیا ہے اور وہ عورت

یہ کلامی کا ذکر ہے اسی طرح اور ذکر کرتے کرتے اپنے احسانوں کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے اباب
 اسے جب اسرائیل لڑکا تھا میں نے اسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹی کو معصومے بلایا اسے جب جب انھوں نے
 اونکو بلایا تب وہ اس کے سامنے سے چلو گئی انھوں نے تعلیم کے آگے قربانیاں گزرائیں اور
 تراشی ہوئی مورتوں کے آگے لبان جلایا میں نے انھیں کے ساتھ پکڑ کے انھیں پانون پانون چلنا
 سکھایا لیکن انھوں نے نہ جانا کہ میں ہی نے انھیں صحت بخشی اسے میرے معزز سامعین ذرا ہند
 آپ غور سے سنیں کیا خدا کا امام ایسے چھوٹے حوالہ پر ایمان والوں کے ایمان راہنما کر سکتا ہے
 کیا ایمان ایسی سستی چیز ہے کہ یوں ایسی کجی اور کمزور بات پر اسکو کھولیں اگر عیسائی صاحبوں کے
 نزدیک یہ حوالہ صحیح ہے تو بتلا دیں کہ کب حضرت مسیح نے تعلیم کے آگے قربانیاں گزرائیں اور کب
 تراشی ہوئی مورتوں کے آگے لبان جلایا اور کب آپ کے خدا کے ثانی کو انھیں کے ساتھ خدا کے اول
 نے پانون پانون چلنا سکھایا تھا کیا خدا کے پانون بھی ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ کسے چلنا بھی نہ آتا تھا بات
 سچی کچھ اور اسے کر دیا کچھ ان پاک اپنی مہربانی اور شفقت کا اظہار جو آستے حضرت یعقوب اور
 اونکی اولاد پر کی تھی بار بار بیان کرتا ہے اور اسے عوض میں یعقوب کے گھرانے کی نافرمانی اور
 سرکشی اور گمراہی کو سناتا ہے مسیح مصلوب سے اسکا کوئی بھی تعلق نہیں اسکو سکھایا دہری صاحب
 پٹیکے ہو رہے اور اونکے چہرے سے آثار ملال کے نظر آتے تھے لاچار ہو کر انہیں صاحب مدارس مشن
 سے کچھ سرگوشی کرنے لگے جنھوں نے جلسہ برنست کرنے کی اونکو اسے دی اسی مباحثہ کے پچھین
 پادری صاحب نے کسی جگہ یہ کہا تھا کہ مولوی صاحب اپنے مطلب کی عبارت تو لے لیتا ہے اور
 باقی کو چھوڑ دیتا ہے ایسوجہ سے مولوی صاحب نے دو نو چیزوں کے بابت اول آخر کی ذمہ داری
 نہیں لیٹی آیتوں کا خلاصہ بیان کیا ہے جسکو شک ہو دے خوب غور سے تراجم مروجہ میں دیکھ لیو
 پادری صاحب اپنے سب ساتھیوں کے مشورہ کے بعد کہنے لگے کہ آدم نے نہیں کہا اپنی زبان
 سے کہ میں خدا ہوں اور ملک سلیم نے بھی نہیں کہا کہ میں خدا ہوں اور خدا کا بیٹا ہوں ہاں
 یسوع نے کہا کہ میں فرزند خدا ہوں اور میں ہی ہوں کتنی جگہ فرمایا ہے جب خدا اس میں تھا تب کہا
 ورنہ کیوں کتنا کنواری کا ترجمہ جسے کیا وہ بڑے عالم تھے یہ اس کے جواب میں کہا جو کہ مولوی صاحب
 نے کہا تھا کہ عیسا کا ترجمہ کنواری ہی نہیں جو ان عورت کا بھی ہو دے لیا ہے اور وہ عورت

اس وقت موجود تھے مولا نے فرمایا کہ آدم کا اپنے پائی کو خدا کا بیٹا کہنا اتنا زب نہیں دیتا جتنا خدا کا اولاد کو
اپنا بیٹا کہنا۔ دیکھو عزت و توقیر دیتا ہے کیا لوقا نے آپ کے نزدیک الہامی لوگوں سے کلام سکر نہیں لکھا ہے
اور کیا ہمیں سے سنا ہے وہ الہامی روح القدس سے نہیں کہتے تھے اور بولتے تھے اگر الہام نہیں تھا تو کیوں
آپ اس کتاب لوتکا کو مانتے ہیں اور جو الہام تھا تو یہ بالکل اوس سیج کے فرمانے کے برابر ہو گیا اور
مسیح مصلوب کی اپنے آپ تقریف کرنا اور خدا کہنے سے تو یہ شبہ اپنے بوجہ استثناء اباب ہکے ہوتا ہے
بلکہ نبوت بھی باطل ہوئی جانی ہے اور آدم اور خدا کے بیٹوں اور زبور داسے خداؤں کی خدائی
میں شک نہیں رہتا اور جو آپ ملک صدق ملک سالیہ کی بابت فرماتے ہیں میں نے انکو کب کہا
کہ وہ خدا تھے یا انکو بائبل میں خدا کہا ہے لا کلام آپ کے مقدس پولوس انھیں خدا اور خدا کے بیٹے
سے مشابہ ٹھہراتے ہیں اب آپ کو اختیار ہے مقدس مذکور کے الہام کو مانتے یا نہ مانتے میں نے انکو
یہ کہہ دیا۔ طورہ خط عبرانیوں کو اوس پہلے مسئلہ کے رد میں جبکہ جواب سے آپ عاجز رہے کہ جو بے
باپ پیدا ہوا وہ پاک اور بے گناہ ہے ضرور پیش کیا تھا کہ وہ تو بے باپ اور بیانا پیدا ہوئے
تھے انھیں بھی معصوم اور بے گناہ کیسے جس حالت میں مرد و عورت سب گناہگار ہیں تو بوجہ جبر
میری صدیقہ مقدس کے آپ کے خدا میں گناہگار سی اور ناپاکی آگنی بر خلاف اس کیفیت مسیح مصلوب
کے ملک سالیہ کی کیفیت سے یعنی ملک صدق بڑھا ہوا ہے کہ اس میں بوجہ بنیاد ہونے کے زیادہ
پاکی اور عصمت آگنی اسلئے کہ جو نسب نامہ سے پیدا ہو گا وہ آدم ہی سے ہو گا اور عیسائیوں کے
نزدیک وہ تمام سلسلہ کا سلسلہ گناہگار ہے آپ کا یہ کہنا کہ مسیح نے کہا میں ہی بیٹا ہوں خدا کا اور
کوئی بیٹا نہیں ہے سرتاپا غلط ہے کئی وجہ سے وجہ اول وہ جو پرانے قرار اور نئے قرار میں آدم
سیرت و اہل و عیال اسرائیل اور ہزاروں خدا کے بیٹوں کا ذکر ہے وہ سب کے سب
کتاب میں اور نبیوں کے الہام جھوٹے ہو جاویں گے اور یوں ان کے سب کے غیر معتبر ہونے سے آپ کے
مسیح مصلوب اور خدا کی نبوت بزرگی زہر فتویٰ بے باپ پیدا ہونا سب باطل ہو جاوے گا
وجہ ۲۰۔ بڑھاہ باب ۲۵۔ تب اُسے اُسے پا کر کہا کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے ۲۱۔ اُسے
جواب میں کہا اے خداوند وہ کون ہے کہ میں اس پر ایمان لاؤں ۲۲۔ یسوع نے اوس سے کہا
تو نے تو اُسے دیکھا ہے اور جو کچھ سے بولتا ہے وہی ہے اُنھے۔ آپ ان آیتوں کو سمجھے نہیں مطلب

اٹھایا ہے جو مسیح نے فرمایا کہ اسے شخص تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے اسے سوال کیا کہ وہ کون ہے
 ہے آپ نے جواب دیا تو مجھے کیا نہیں جانتا تو مجھے دیکھ چکا ہے وہ میری بیوی ہوں یہ کون سے جہنم
 کہ میں ہی خدا کا بیٹا ہوں اور دوسرے مجھ سے پہلے کوئی خدا کا بیٹا نہیں کہلا یا یہ بھی اسے منہ دے سکتے
 ہیں کہ اس وقت میں ہی خدا کا بیٹا ہوں وہ آدم اسرئیل اور کیم بیت سلیمان داؤد وغیرہم سب
 موجود نہیں نہ یہ بھی منہ ہو سکتے ہیں کہ انہیں منگو تو سن رہا ہے لیکن ان موجود لوگوں میں جن کی
 تو آوازیں سنتا ہے میں ہی ہوں اگر اس کے وہ من مانے منے آپ لے ویگے تو تو ریت استثناء ابابٹ
 یا اور مسعودون کے نام سے کہے تو وہ بنی قمل کیا جائے آپ کے مناد و مضام کے مطابق یہ سارے
 مسیحی باطل ہو جاویگا اور یہودی ٹھٹھے اوڑاویں گے اور آپ کے ہی منہ سے اور کتابوں سے کوئی
 قول مسیح مصلوب کا نہ سنا جاوے گا اور قول مسیح مسطور ذہنی باب ۵ بھی سہی بتلاتا ہے کہ قیامت
 تک تو ریت کا ایک نقطہ اور ایک سوشہ ہرگز ہرگز نہیں بدل سکتا جس سے یہ ثابت ہوا کہ کوئی دوسرا
 خدا نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی اور مسعودون دو یا تین کی طرف سے قیادے سکتا ہے اور یہ بھی کہ سولے
 مسیح مصلوب ہی بیٹے نہیں بلکہ بیت اسحاق اسرئیل اور تمام اسرئیل بھی خدا کے فرزند تھے۔ اس کے
 صاف صاف کھلے ہوئے یہ معنی ہیں کہ وہ آدمی جو خدا کا بیٹا کہلا تا اور بنی جی ہے میں ہی ہوں اٹھ
 یہ کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں اور کوئی خدا کا بیٹا نہیں اور نہ کسی زبان پر
 کوئی خدا کا بیٹا تھا کیوں اسے پادری صاحب کیا مسیح مصلوب ہی خدا میں باب کی خدائی اور سبط
 روح القدس کی بھی معدوم ہو گئی وجہ سلوم یوحنا باب ۳۳ ۳۴ ۳۵ کو دیکھو جہاں آپ کے
 اس کلام کو آپ نے خدا سے مصلوب نے مثل بگولہ کے کر کے رد کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ اسی یہودیوں نے
 شریعت میں کیا یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم سب خدا ہو جب وہ لوگ جو بنی نہ سنے نہ آپ نے خدا کا کلام اترا
 بلکہ خدا کا کلام ادنیٰ ہدایت کے واسطے آیا خدا کہلائے خدا کی کتاب میں اور یہ ممکن نہیں کہ کتاب
 باطل ہو تو پھر میں نے جبکہ خدا نے مخصوص کیا اور مجھے لوگوں کی ہدایت کے واسطے کلام دیا اور پیغمبر
 ٹھہرایا اور میرا نام مسیح رکھا اگر اپنے آپ کو خدا کہا تو کیا مقصود ہوا اسکا اصل میں اسی طرح اور اسی
 مطلب سے خدا اور خدا کا بیٹا کہلاتا ہوں جس طرح اور بیٹے خدا کے پہلے ظلام میں بولے گئے ہیں بحال
 ان وجوہات ثلاثہ نے آپ کے اس کلام کو کہ وہ ہی خدا اور خدا کا بیٹا ہے مردہ کر دیا۔

کہ جب خدا اس میں تھا جب اسے کہا کہ میں خدا ہوں اسکے جواب میں یہ خادم الدین کہتا ہے کہ جب خدا اور پہلے نبیوں اور اولاد افرائیم اور اسرائیل آدم سے تیلیمان داؤد میں تھا جب ہی خدا نے ان کو بنایا کہا اور کہا کہ تم سب خدا ہو اور انہوں کے جماعت میں خدا حکومت کرتا ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ سب عزت اور پیار کے لفظ ہیں خدا نے محبت سے اور انکی عظمت اپنی مخلوقات میں جانیکے اور منوانے کے واسطے بشرطیکہ یہ سب مقامات محرف نہ ہوں اور مبدل نہ ہوے ہوں اور مرفض نہ ہوں ان مقامات میں کارستانی نہ کی ہو ان لوگوں کو مینا اور صاحب اور مطیع وغیرہ فرمایا ہے کنواری کے ترجمہ کے بابت بھی آپ کا کہنا غلط ہے کتب لغات بیان موجود ہیں اپنے ولایتی پادری صاحب کے ہنگام سے انگریزی عبرانی و کشمیری منگو کر دیکھ لیجے اس میں بڑی اور چھوٹی حتمین کا کیا علاقہ یہ سب اس واسطے کہ بڑوں کے جھوٹے عقیدے کسی طرح مٹانے جاویں اور مسیح مصلوب کی خدائی ہاتھ سے نہ جاوے اسکے بعد مولوی صاحب بولے کہ اے صاحب ذرا یہ تو فرمائیے کہ کیا خدا کو کسی سے مانگنے اور طلب کی نیکی کوئی ضرورت اور حاجت کبھی ہوا کرتی ہے بولے کہ نہیں مولوی صاحب نے کہا ذرا اوقات ۲۲ باب آیت کو پڑھیے جہاں آپکے خدا صاحب فرماتے ہیں ۲۳ پھر خداوند نے کہا (یہ ویسے ہی خدا اور خداوند ہیں جہاں مذکور ۸۲ زبور میں ہے) سنو ان اے شمعون نہ کہ شیطان نے چاہا کہ تمہیں کیوں کی طرح پھٹکے ۲۴ لیکن میں نے تیرے لیے دعا مانگی کہ تیرا ایمان جاتا رہے بھلا بتلایے تو خدا ہو کہ یہ کس سے مانگتے تھے جبکہ آپکے عقیدہ کے مطابق باب بیٹا قدرت طاقت جلال اور مجد میں ایک ہیں تو پھر مانگنے کی کیا ضرورت ہے کیا مانگنا بھی خدا ہوتا ہے اسپر پادری صاحب بہت خفا ہوئے اور بولے کہ آپ ایمان نہ کرتا ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر کتاب کے خلاف کون تو بیشک آپ مجھے کہہ سکتے ہیں میں تو وہی کہا جو کتاب میں لکھا ہے پادری صاحب اپنا بیچا چڑھانے لگے خدا خدا کر کے انکو بھڑانی کیا اور مولوی صاحب نے پھر اسی پہلے مضمون کے بابت کہا کہ سنئے اے حضرات عیسائی صاحبان مسیح پر ہمت لگاتے ہیں وہ تو خود کو بندہ خدا کہتے ہیں مرقس ۱۲ باب ۲۹ و ۳۱ آیات کو سنتا چاہیے وہ یہ ہیں جب اسرائیل نے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کیا ہے آپ نے فرمایا کہ سب حکموں میں اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خداوند ہے ایک ہی خداوند ہے یوں فرمایا وہ میں

بھی پہنچایا گیا ہے اور ان تینوں میں سے ایک میں ہوں اور وہ تیرا خداوند ہے نہ میرا ایمان
 سے پورا پورا واضح ہو گیا کہ انھیں خدائی کا دعویٰ نہ تھا یا درسی صاحب بڑے کوشش کو اگر دعویٰ
 خدائی نہ ہوتا تو وہ کیوں کہتا میں اور باپ ایک ہیں مولا نامنے جواب دیا کہ اسکے صحیح اور درست
 موافق اور نبیوں کی کتابوں کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ مرضی اور حکم میں ایک ہیں انجیل جسے کتاب
 اور ان میں بھی یوحنا کی انجیل کا کھننا آپ ہی جیسے کلام ہے دوسری وجہ حکم کے معنی لینے کے یہی
 باب کے اوپر کی ۲۷ آیت ہے جہاں وہ کہتے ہیں میرے بڑے میں میری آواز سننے والی میری جو چیزیں ہیں اگر
 آپ میرا دیویوں کے خدائی میں ایک ہیں اور برابر ہیں تو میں اسی مقام میں آیت ۲۹ دسویں باب
 کی اسکو رد کر رہی ہے وہ فرماتے ہیں ۲۹ میرا باپ جسے انھیں مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے پھر خدائی
 کی انجیل ۳ باب ۲۸ میں فرماتے ہیں اس کہنے سے کہ میں باپ باس جاتا ہوں خوش ہوتے ہو
 کیونکہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے انجیل متی ۱۹ باب ۱۶ و ۱۷ آیات پر بھی دھیان ڈالنا چاہیے جہاں پر
 حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک لینے خدا جب وہ اپنی
 عبادت کو اس زور شور سے بیان فرما رہے ہیں کہ نیک کہلو اننا بھی پسند نہیں کرتے تو انکو ایسی
 حالت میں خدا کہنا یا انکے حکم کی تردید کرنا اور انکی ظاہری کھلم کھلا مخالفت نہیں ہے یہ وجہ ہے
 جو حضرت عیسیٰ اپنے خداوند کہنے والی کو آسمانی بادشاہت کا وارث نہیں بٹھرا سکتے تھے متی ۲۱ باب
 ایکس یا ٹیس آیتوں کو ۱۲ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں
 شامل ہو گا مگر وہ ہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اس نے میرے مجھے کہیں گے اسے
 خداوند خداوند کیا ہے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے دیوتاؤں کو نہیں نکالا اور تیرے
 نام سے نبوت سی کر امانت نہیں ظاہر کریں اسوقت میں اونے حاف کو نگاہ میں کبھی تم سے واقف
 نہ تھا اسے بدکار دیرے پاس سے دور ہوئے خدا کی مرضی جو آپ نے فرمائی وہ وہی ہے کہ اسے
 اکیلا کہا جاوے اور اسکا ساتھی اور ساتھی نہ بٹھرایا جاوے یسوعاہ نبی اپنی کتاب ۳۳ باب ۱۸ میں
 اسکی مرضی بیان فرماتے ہیں میں وہی ہوں مجھ سے آگے کوئی خدا نہ بنا اور میرے بعد بھی کوئی
 نہوگا میں ہی ہوں وہی ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں ۳۱ اور کوئی نہیں کہ میرے ہاتھ
 سے چٹھرا کے اتنے یہ ہے حکم موسیٰ کو خروج ۲ باب ۳ میں دیا ہے کہ اے موسیٰ میرے حضور میں تیرے

یہ دوسرا خدا ہونے اور تمام انبیاء اسی مرضی خداوندی کو ظاہر کرنے کو آئے تھے غضب ہے کہ آپ ایسی مرضی خداوندی کو چھپاتے ہو پادری صاحب نے یہ مسیح نے اونکے واسطے کہا تھا جو اسکے رو بردار تھے نسب کے واسطے مولوی صاحب نے جواب دیا کیا مسیح اس وقت خدا نہ تھے اور پیچھے خدا ہو گئے تھے کیا مسیح کی خدائی بھی کبھی تھی اور کبھی نہیں اور کیوں صاحب کشکی وجہ کیا تھی کیا مسیح آپ کے خدا تھے اور ان رد برو والوں کے خدا نہ تھے اسکا کیا سبب آپ کے مقابلہ میں وجہ نہیں اور اونکے اعتقاد کے مطابق تم جتنی ہو جب اسکا جواب بن نہ پاؤ تو کہنے لگے وہ اچھے کام نہ کرتے تھے مولانا نے کہا کہ جناب کچھ انجیل بھی پڑھی ہے یا ویسے ہی پادری بن گئے پو لوس مقدس مسیحیان رومیوں کے ۳ باب میں لکھتے ہیں۔ گنو تاکہ تہنہ نہ نتیجہ نکالا ہے کہ آدمی ایمان سے بے اعمال شریعت کے راست باز ٹھہرتا ہے انت جب بے اعمال کے راست باز ایمان کی وجہ سے ٹھہرا اور راست باز کے واسطے آسمانی بازگشت ہے تو پھر ان نیک اعمال شریعت کی نجات کے واسطے کوئی ضرورت رہی ان میں کیا اقرار ہے ایمان تو موجود ہی تھا چہ وہ بھی آپ کی مقدس کتاب میں آیت میں اسی مقدمہ کو بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ داؤد نبی اس آدمی کی نیک سبقت کا ذکر کرتا ہے جسکو خدا اپنے اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے۔ رفا ہر ہے کہ جب حسب عقیدہ پو لوس لکھا ہے سے نجات ہے دیکھو ۳ باب ۲۵۔ بخوار دمیون کو نیک اعمال کی کیا حاجت رہی پھر پادری صاحب یہ کہنے لگے کہ یہ مسیح نے اپنے ہی زمانے کے لوگوں کو کہا تھا نہ بلکہ مولوی صاحب نے کہا کہ اسطر سے تو یہ ساری آپ کی کتاب آپ کے منہ سے بیکار ہو گئی اسکا کوئی بھی حکم آپ کیسے ماننے کے قابل نہ رہا حکم کے آتے وقت تو ایک یا زیادہ اشخاص کے لیے اسکا نزول ہوتا ہے پر سچے وہ حکم سب کے لیے جو اس قبیل کے ہوں عام ہو جاتا ہے جب تک تخصیص کی کوئی وجہ نہ ہو وہی تقسیم رہے گی اسکے بعد پادری صاحب کہنے لگے کہ تو قیامت کے دن جو آتے خداوند کلین کے آگے واسطے ہے مولوی صاحب نے کہا وہ تو حال کے صیغہ سے یہ فر کرنے ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے دنیا اور اس عالم کا ذکر کر رہے ہیں یہ نہیں کہ جو مجھے قیامت کے دن خداوند کے گار اسکا بھی جب جواب نہ ہو سکا تو پوئے یہ اونکے واسطے کہا ہے جو اسے اوپری دے اور منہ سے خداوند خداوند کہتے تھے مولانا نے یوں درفتائی فرمائی کہ بیان اس باب میں تو کلین اوپری دل اور منہ ہی سے کہنے کا ذکر نہیں آپ ہی اوپری ادھر

وہ ہر کی باتوں کو بیان کر کے آیات میں تحریر معنوی کر رہے اور ان کے طلب کو بگاڑتے ہیں اس کا جواب
 قیامت کے دن خدا کو دینا پڑے گا وہ صاف صاف علی الاعلان فرماتے ہیں کہ مجھے خداوند خداوند
 کہنے والے جنت میں نہ شامل ہونگے گمراہ باب کی مرتبی پر چلے والے آسمانی بادشاہت میں جان و مال
 اور قیامت کے دن جو مجھ سے کہیں گے تو میں ان خداوند کہنے والوں کو صاف جواب دیدن گا
 اچھے خداوند کمزور و نون کو نکالنا اور کرنا تین ظاہر کرنا اور نبوتیں کرنا سب بیکار رہے اسے بدکار
 پاس سے دوسرا پادری صاحب نے جب دیکھا کہ یہاں مسلمانوں کے مقابلین کوئی بات بن نہیں آتی تو جواب
 اپنی خان صاحب فوجدار سے لیا کہ یہیں اب کام ہے اور ماری ناز کا وقت آگیا ہے اب ہم بحث
 نہیں کرتے برخاست کیجئے پھر کسی دوسرے وقت ہم بھی کچھ پوچھیں گے حضرت ہوتے مولانا نے علم
 سیاسی کے طور پر پادری صاحب کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ نے مجھے بلا کر سچائی کے بابت ہدایت چاہی
 خدا آپ کو اس سارے جہان کو ایمان نصیب فرما دے یہ جلسہ دعائی گھنٹہ کے بعد تمام ہوا —
 یوم دوشنبہ اور شنبہ کو منشی ستوش رائے چھوٹے نمان صاحب کے مکان پر آئے اور پہلے روز یکھ
 جناب نذر المصلین صلی اللہ علیہ وسلم کے چال ملین اور آپ کی ہجرت کے متعلق باتیں امتزاج مولوی صاحب
 سے پوچھیں۔ دوسرے کچھ ترین کے متعلق کلام کیا۔ دوشنبہ کے دن جناب مولوی صاحب سے
 پوچھنے لگے کہ کیا محمد صاحب نے کسی مالہ اور عورت سے نکاح کیا تھا مولوی صاحب نے جواب دیا کہ انما
 حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنے نکاح کیا تھا چالیس برس کی عمر والی تھیں اور آپ کی عمر وقت
 بچپن میں ہی ہی تھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا آپ کے خدا سے ثانی مسیح صلوب
 کی طرح اجنبی عورت کے ساتھ بلا نکاح نہ پھرتے تھے اور نہ ان عورتوں کے مال کھاتے تھے سبابت
 کر کے آپ گزر کر لے تھے اور جو عورتوں سے درود بھیجا وہ عورتوں سے اپنے پیروں پر نہ لے لے تھے
 یہ سکرگانی کسٹ صاحب بہت ترشہ دھونے لگے کہ آپ کیا مسیح کو نہیں مانتے مولوی صاحب نے
 کہا بیشک میں ان مسیح کو جو خدا نہ تھے اور نہ کا ذکر قرآن شریف میں ہے دل سے مانتا ہوں لیکن آپ
 چونکہ حضرت مسیح سے افضل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں نے دین دہ لیا
 لے انہ امتزاج کرتے ہیں میں بھی انہیں امتزاج نہ کرتا ہوں کہ جو یہودیوں دہ لیا ہے آپ نے اسے ثانی
 مسیح انجیلی پر کیے ہیں آپ کے سامنے پیش کرنا ہوں محققین یہودیہ اور عیسائیہ کے نزدیک یہ دو انجیلیوں

حصین بن جوہر شمس پر اتریں تھیں اور جب کا ذکر خدا نے قرآن شریف میں لیکر فرمایا کہ اَلْاَنْجِلُ
 ترجمہ دی ہم نے مسیح کو انجیل یعنی مرض لوقا یوحنا کی اناجیل ہیں اس میں جو خلاف شان مسیح لکھا ہے
 وہ میں ضرور آپ کے سامنے پیش کروں گا بھلا نوحا بھی کرنا کوئی اعتراض کی بات ہے اب اس وقت تو مجھے
 بیان کرنا ضروری اور فرض ہے جبکہ آپ فخر المصلین علی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض بجا کریں زان بجا
 پوچھنے لگے کیا آپ مسیح کو خراب آدمی جانتے ہیں مولوی صاحب نے جواب دیا نفوذ باللہ میں آپ کو
 پہلے جواب دے چکا ہوں میں ان مسیح کو جو نہ مصلوب ہوئے نہ خدا سے اور نہ جہنم میں نے کبھی خدائی
 کا دعویٰ کیا دل و جان سارے تن اور سارے ایمان ساری جان سے مانتا ہوں ہاں جو مصلوب
 ہوئے اور شنگے ساتھ عزمین رہتی تھیں اور اپنے مال کھاتی تھیں اور شنگے واسطے انجیل میں لکھا ہے
 کہ مسیح انھیں پیار کرتے تھے نہیں مانتا۔ اسکے بعد پوچھنے لگے کہ آپ کے محمد صاحب کیا کہتے تھے بھاک گئے
 تھے مولوی صاحب نے کہا مٹھ سنا مال کے بات کرو اور مذہب سے کلام کر دیجیے حضرت موسیٰ نے
 اصرار مہمان کی جانب ہوتا ملی فی اور سعادت ابراہیم نے جی کی اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے
 مذاہب نے کیا ہے۔ یہ بھی نسبت تفرامی آپ کو نمایاں اپنے خدا کا جناب آگیا، کیا اس پر رد یا پنا خدا تعالیٰ
 مخالف کے بیاد مذہب تفرایا اور نہایت دے۔ مافوق القیاس خدا ان سے جدا کر کے ان میں
 کے یہ مذہب بجا چلا اور وہ ان سے ٹکرو و سر خدا آپ کا یہ مصلوب بنایا۔ سہ سہہ مذہب کو بھی نہ ہی
 کا ملی اس میں صاحب مولوی صاحب کے پاس آئے اور توحید کی بابت گفتگو کر سہہ کے یہ مذہب مولوی
 صاحب کیا اور انجیل بھی اسکے موافقتی وہ ہمیں دکھائیے اور دیجیے میں کو یہ آپ کا مذہب مولوی
 صاحب نے کہا بیشک یہ ثابت کیا میرا ذمہ ہے کہ انجیل اسکے سوا اور بھی حق اور آپ بھی بہت ہی قابل
 موجود ہیں اسکا ثبوت اپنی کتاب سے نہیں بلکہ تمہاری ہی کتابوں سے پتہ چلے گا کہ انجیل
 جو لندن میں چھپا اسکی چاروں انجیلوں کے دیا چھپا میں لکھا ہے کہ ان انجیلوں کے سوا ایک اور
 اصلی انجیل بھی ہے ان انجیلوں کے لکھنے والوں نے دیکھ لیا تھا اور اسکی کچھ باتیں اپنی انجیلوں میں
 درج کر تھیں یہ کتاب مشرق مغرب بائبل الہ آباد لاہور کے کچھ جن یک دیو میں مل سکتی ہے پرانی عکس
 کا ایک حصہ اس کتاب کا پہلا سولہ تک مرزا پور میں بھی پڑھی ہیں صاحب کے اہتمام سے چھپا ہے
 اور سینے ہارن صاحب اپنی انٹروڈکشن یعنی دریاچہ تمہید کی جو کچھ جلد میں لکھا کہ کوپ میکالس

لشک مارش وغیرہم علمای متقدمین کی راہی س طرح نقل کرتے ہیں کہ شاہی مرقس اور مرقس
 پاس ایک کتاب عبری زبان کی تھی جس میں حضرت عیسیٰ مسیح کی حالات لکھے ہوئے تھے۔ یہ کتاب
 زیادہ نقل کیا اور مرقس لوقا نے کم گوہارن صاحب اس راہی کو اپنی میند کرتے ہوئے لکھا۔ یہ کتاب
 نہایت کرسے سے کوئی سرکار میں نہیں رہی۔ اس امر کو ثابت ہوا۔ واضح کرنا ہے کہ یہ مرقس صاحب کے ہاتھ
 قدیم علمائے نزدیک بھی ان انیسویں کے علاوہ پیشہ ایک انجیل علی علاوہ انیسویں کے ہاتھ لکھا۔ یہ کتاب
 گلیٹیون پہلے باب آیت میں لکھتے ہیں مگر بعض میں چونکہ گلیٹیون کی مین اور مسیح کی آیت میں ہے
 لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوا اس انجیل کے جو تہہ تھیں سنائی ہو۔ یہ کتاب
 سر لعمون ہوئے آئیں۔ اس سے ہر اہل نقل کو بہتر ایک ہر کرنے والا اور اہل نقل کا نوازہ کہ
 یہ وہ واضح ہو گیا کہ کوئی مسیح کی انجیل ہی تھیک ہونے کا کوئی نہ نقل کیا تھا۔ وہی رزق و تہہ ہوئے
 ایک مقدس نے انہماق سے علمائے ق ۲۶ باب آیت ۲۶ کو خوب اختلاف سے دیکھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ یہ
 سچ کتابوں کے تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منافی ہوئی تھی۔ یہ کتاب ہے جو اس کر کے اٹھا
 ہیں یہ کوئی انجیل تھی یہ انجیل تو کہیں نہیں پائی۔ یہ سوان کے جو کئی گنیں میں اب یہ پادرم
 ہے کہ اس مسیح کی انجیل کو جہاں ذکر کیا گیا ہے اور تھا۔ یہ ان ہے جنہیں لاکر دکھائے ہو لوگ اگر اس وقت
 ہوتے تو بڑی حفاظت سے رکھتے اور بچا رہتے۔ یہ مین کی طرح کہ نہ کہ اسے بھلا یہ تو پتلا ہے کہ آیا یہ
 عمد نام پر اس کے مطابق ہے یا نہیں اور جوئے مین پر اس کے مین سے ہی مرقس لوقا یونان بولوس
 وغیرہم نے نقل کیا ہے۔ یہ سب سے پہلے سے یہ کتاب ہے کہ ان سب صحیح ہے پرانا
 سنے کے مطابق بنایا۔ یہ اس کے موافق و ایک دوسرے کے لفظ پر آتا ہے۔ دوسری صاحب نے فرمایا تو پھر
 اب تہہ یہی مسیحی تو یونان لکھتے ہیں کہ مسیح صاحب کو پرانے خود نامہ کی کتاب یہ کیا مین خدا اور ہوسع بنی کی کتاب
 مین خدا کا بنایا اور مین مین ناصر کی لکھا۔ اور وہ ان دہ انہیں مین مین لوقا اور خدا کا بنایا ناصر
 لکھا ہو خدا وہ مین اور مین مین مین لوگ اشارہ کرتے ہو وہ مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 اچھی طرح آپ یکیشہ کے مناظرہ مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 بھی کہ جو اب نہ آیا اب تہہ لکھا کہ ان دونوں مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین
 مین سے کوئی بد لا گیا جس سے وہ مسئلہ حل نہیں ثابت ہے اور بھی مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین

کی معرفت کیا گیا تھا پورا ہوا۔ دیکھو یہ پہلے اس کا کوئی بھی علاقہ قریب یا دور کی کتاب سے نہیں جب آپ کے بڑے بڑے
 علماء سے کہا جاتا ہے غرضاً جو برکت ہے کہ ذکر الہ کی کتاب میں ہے حالانکہ وہ ان بھی درست اور ٹھیک
 نہیں ہے سنتوش۔ اسی بولے کہ یعنی وہ آئین بھی جو نئے قرار میں ہیں جنہر تم عمل نہیں کرتے جیسے ختم وغیرہ
 اور اور احکام شریعت موسوی مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ عمل نہیں کرتے تو آپ سچ کی مخالفت
 کرتے ہیں انجیل متی ہ باب میں وہ تو فرماتے ہیں ”زمین اور آسمان تل جا دینگے لیکن تیریت کا ایک لفظ
 یا ایک شوشہ نہ لٹے گا“ اور وہ تو تیریت کو کامل کرنے آویں اور تم یوں تیرے میرے بکاتے اور کھین
 آکر اوپر عمل نہ کرد اور عمل کے قابل جانو آپ یہاں مسیح کا اپنے نزدیک ذکر کر گئے ہو مگر یہ آپ کو یاد رکھنا
 چاہیے کہ مسیح کا مہین ہوتا ہے کسی نبی کے پیشین گوئی اور کیا آئے کی خبروں میں نہیں ہوتا اگر یہ ہو کر
 تو اس سے لازم آیا کہ مسیح کی الوہیت اس کا خدا کا بیٹا ہونا اور ناصر ہونا پہلے کتاب میں نہیں ہے اور ملاحظہ
 میرے پاس یہ کتاب سریانی زبان کی بخو کی ہے جو ایک بڑے عیسائی عالم سید الفلیس یوسف داؤد صلی
 سریانی کی تالیف ہے یہ کتاب مشتمل ہے میں طبع ہوئی یہ شخص متقدمین اور متاخرین علماء و نحو سریانی سے
 قبلاں کرتا ہے کہ ایک تاریخ زبان سریانی کی بیان کرتا ہے اور علماء و مند رجہ ذیل کا نام اور حال نامی
 لکھ کر لکھا ہے کہ یہ میں اس واسطے تالیف کی کہ یہ ہاری بخو کی کتاب اور کتب سریانی متقدمین کے مطالعہ سے
 معنی طلبا کو کر دیوے۔ وہ علماء یہ ہیں یوسف الہوازی جو خرای کے نام سے مشہور تھا مشہور میں مرگا۔
 یعقوب الراوی اسقف راجو مشہور میں وقت ہوا مشہور دناج جو آٹھویں صدی عیسوی میں تھا۔
 حنیان الطلیس جو نویں قرن عیسوی میں تھا۔ الکیا بن یحییٰ عیین کا اسبق جو گیارہویں صدی عیسوی میں
 تھا۔ یوحنا بن زغنی تیرہویں میں۔ یعقوب البرطی جو ماویرس کے نام سے مشہور تھا تیرہویں میں تھا
 غریغوریوس جو سب متقدمین کھاد سریانیوں پر بقت لیا نیا لامشور ہے یہ بھی تیرہویں میں تھا۔ جرجس فیرو
 اسحاق شہرادی مشہور عاقرنی ازہریم ماقلائی سولہویں سترہویں اٹارہویں میں تھے۔ یہ اپنی کتاب
 عربی کی صفحہ کے تیرہویں سطریں لکھا ہے کہ ”ویرج الاعتقاد ایضا ان انجیل متی کتب فی الامثل ہذہ اللغۃ
 و اللغۃ الثانیہ ان ربنا یسوع المسیح دامہ الغیظہ مریم العذراء و رسلہ الاطمار تکلموا بہذہ اللغۃ لانہ من المعلوم
 ان الیسو فی زمان المسیح لم یکنوا یتکلمون باللغۃ العربیۃ لکنہ اجدادہم بل بالسرانیۃ کا فو اذہم لعلوا بابا بل حبش
 سباہم الی ناکہ بنصر ملک بابل و مخطوطہ امجد رجوعہم الی ارضہم انتہ کلامہ ترجمہ اور بھی مرجع اعتقاد ہے کہ

سے نریا سنتے ہیں آیا ہے لہذا ایک بھائی اس مذہب کو چھوڑ کر مسلمان ہو گیا ہے خدا اپنے تقدس اور وحدانیت اور نبی اخرا الزمان کے طفیل میں افضلین ہدایت فرما دے آئیں۔

جلد دوم

۱۰۔ تاریخ مشائخ کی ہجرت کے دن کے نام کو مولانا صاحب بادری عماد الدین بانی بقی کے تحقیق الایمان کے فقہاء اول لی پٹے پتہ حضرت تاج خباب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اوس مضمون پر جو بانی بقی نے لکھا ہے یہ عیسائی مشن کے رہنے والے کی ایک سی رگڑا کر اس طرح لکھا ہے۔ ذاب جو یہ ہے کہ اس نے مضمون شہادت پرستی کے آئینہ میں بھی برستہ و مدین جا ہیے کہ موصوفہ پہلے اور پھر ہی تاریخ کے آیت قرآن شریف میں عتیرہ ارشاد الیٰ بنی من نسل نبیہم میں لکھا ہے بیان ہونے لگا ہے مضمون بیان کر رہے ہیں کہ قرآن شریف کی وہ آیات جن میں چالیسویں تک آیت کا حکم یہ حکم نہیں کہ چار نذر دگے نوکھ کا ہوئے اور چار زنا فرض ہے بلکہ عقیدہ یہ کہ اگر کسی سے زیادہ ضرورت ہو تو کر لود چار تک ہے اور جس یا کزہ حکم کے نہ ہونے کے باعث یوں پ و غیر ہر ملک میں کھد رگناہ ہوتے ہیں اور چھوڑ آیت جن میں ناحتہ یانی پتے نے جناب و امہ سلیم صلعم کی ذات والا ذات پر بابت کثرت ازواجی کے اعتراض کیا ہے حالانکہ بقی ازواج حضرت داؤد و حضرت سلیمان کی بیعتیں اتنی تو جناب صلعم کے ہرگز بزرگ نہیں ہمارے آؤد کے اور حضرت سلیمان کی ہزار مسنورہیں اور عیسا بن کے حاسے مصلاب کا تو کچھ حال زیادہ جیسے یہودی گنہگار کہ او کو تو وہ ہی شکل ہے کہ جسے لے بون دے کہتے کہ یہ کیوں بے فائدہ رہتے ہیں جو مزد ہے وہ عقیدہ یہودی کا ہونے میں نہیں بلکہ ان میں متی مرقس یوحنا وغیرہم لکھ رہے ہیں کہ مسیح یوسف کی بیٹی سورتون سے محبت کرتے تھے چنانچہ عورتوں کا مجمع ان کے ساتھ اکثر ہا کرتا تھا عورتیں ان کے پانوں دھوتی تھیں اور درحالیہ میں تھیں اور مریم مہلین سے نواہا کرتا تھا کہ او کے گھر میں چلے جاتے تھے اور واہیات کام لے جاتے تھے کہ فاحشہ اور بدکار سورتون کے مال کو اپنے کام میں لاتے تھے پڑھ پڑھ کے سہین کوٹا ہے تھے اور یہ بھی ظاہر کر رہے تھے کہ دیکھیے پادری مذکور نے کیا رد و بدل کر کے لکھا ہے اور غایت درجہ کی بدتمیزی اور سفاکی کام میں لایا ہے کیوں اسے حضرات کیا کوئی ایسا شہوت آئینہ کلام قرآن شریف میں بھی ہے برخلاف اسکے کتب مقدسہ یہود و نصاریٰ میں ایسے نفس آمیز

نور
نور
نور

اور شہوت پرستی کی تعلیمیں ہم بیان لہو رنوں کے بیان کرتے ہیں تہوہ موسیٰ کے پانچویں کتاب متنا
باب ۲۲ میں خدای مثلث حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی آدمی کنواری لڑکی کو پاؤں جو کسی کی منکبت نہ ہو
اور اسے پکڑ کر ہم بستر پر اور دوسے پکڑے جائیں ۲۹ تہوہ مرد جو اس کے ساتھ ہم بستر ہو لڑکی کے باپ
کو پچاس مثقال روپا دے آئے۔ کیا عمدہ اور پاک تعلیم ہے جسے برابر قرآن شریف میں کوئی روحانی
تعلیم نہیں کہ اسے لوگوں سے میری لڑکی کو پکڑ کر خراب کیا کر دے اور جو کہیں تھا پر دہ فاش ہو جاوے
تو پچاس مثقال روپا دیکر الگ ہو جایا کر دیہی مقرر ہے کہ جب وہ پکڑے جاوے اور جو پکڑے نہ جاوے
تو کچھ بھی نہیں یونین ہو دے میں غوطے کھا باکر تہوہ حقیقی ۲۲ باب ۲۰ سودہ پھر اپنے ان یاروں
پر مرتے لگی جنگا بن گدھون کا سا بدن اور حکما انزال گھوڑوں کا سا انزال تھا۔ یہ اہل تہلیث
کے خدای مثلث کے دو بیویوں کے قصہ میں ہے جسکے اہولہ اور اہولہ نام ہیں اور جو خدای جو روین
بتے کے بعد بھی زنا کاری سے باز نہ آئیں یہ آیت پھیلی لیتے اہولہ کے شان میں ہے یہ نوایا عمدہ
فقہ ہے کہ اس روحانی تعلیم کے مقابلہ میں اگر اسکا خدای اپنی تمام خدائی میں اور جہل تعلیمی ٹھونڈی
تو اسے نہ لگا اسی حاضرین بالصفات آپ عذر فرماوین کہ جب عورتیں اور سورتوں میں بیادہ ہو
رہے ہیں خدای بیویوں کا یہ حال کتب مقدسہ میں پڑھیں گے تو یکے زور شہوت پرستی بدکاری پر
آئادہ ہو گئی اور کہیں گی کہ ہم ایسے کون سے پارسائیں ہیں جو خدای بیویوں سے بھی اچھی ہو چکا
کہ خدای مثلث کی بیویاں تو باوجود اسکی بیویاں ہونے کے یار باز ہوئیں تہوہ دیکھو روت ۳۲ باب
۱ پھر اسکی ساس نموی نے اس سے کہا میری بیٹی کیا میں تیرا بہن نہ چاہوں کہ جس میں تیرا بھائی
ہو۔ ۳۰ اب کیا لوگوں ہمارے رشتہ داروں میں سے نہیں جسکی لونڈیوں کے ساتھ تو رہی تھی دیکھ
وہ آج رات کھلیاں میں جو بھٹ کے گاسو تو مناد ہو اور خوشبو لگا اور اپنی پوشاک پہن اور
کھلیاں کو اتر جا اور جب تک وہ کھاپی نہ چکے تب تک اپنی تین اس مرد پر ظاہرست کریم۔ جب
وہ سوئے جائے تو آنگھ کو جان وہ سوئے جائے گا دیکھ تب تو اتر جا اور اس کے یانوں کھول
اور وہیں پڑھ رہا اور دھب جو کچھ کرنا مناسب ہے تجھ سے کہیگا۔ اسے اپنی ساس
سے کہا سب جو کچھ تو نے مجھ سے کہا میں کر دے گی چنانچہ وہ کھلیاں کو اتر گئی اور جو کچھ اس کے
ساس نے حکم دیا تھا وہ سب کیا عیا و رجب بوعہ کھاپی چکا اور اسکا دل خوش ہوا تو غلہ کے

بوسیر کی ایک طرف لیٹا تب وہ دبے پانوں کئی اور اسکے پانوں کو کھولا اور وہیں پڑ رہی تھیں۔
مولوی صاحب یہ بیان کر رہے تھے کہ منشی نبی جان صاحب فوجدار نے بعض سامعین کے مشورہ سے
پادری نرائن راؤ اور ان کے ساتھیوں متظمان مشنیز و مرشمن کو بلایا تھا کہ جو کچھ آپ کو چھپا ہے پوچھ لیجیے
پہلے مسائل تو آپ سے ثابت نہ ہو سکے لہٰذا کتاہین الہی آپ کے گلے کا مار ہو گئیں آپ کے دل میں کوئی
خدا نہ رہے کہ جیسے تو سوال نہیں کیا پھر ایسا موقع ملنا مشکل ہے پادری صاحب اور ان کے
برہمچاری آئے اور معنون تھے سب مولوی صاحب نے اپنے ناول و غزل کا خلاصہ بیان کر دیا اور اسی
رات ۳ باب ۸۔ سے پھر شروع کیا۔ اور ایسا ہوا کہ آدھی رات کو بوعہ ہراساں ہوا اور اسے کڑوا
لی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت اس کے پانوں پاس پڑی ہے۔ تب اس نے پوچھا تو کون ہے وہ
بولی میں تیری لونڈی روت سو تو اپنی لونڈی پر اپنی کلمی پھیلا کیونکہ تو انہیں سے ہے جو چھڑا ہے
کافور رکھتے ہیں۔ ۱۰۔ وہ بولا خداوند سنگت برکت دے میری بیٹی کو تو نے پہلے کے پسندت اب کی وقت
زیادہ مہربانی کر دکھائی۔ ۱۴۔ سو وہ صبح تک اس کے پانوں پاس پڑی رہی اور صبح کو ایسے سوئے
کہ کوئی ایک دوسرے کو نہ پہچان سکے اٹھ کھڑی ہوئی تب اس مرد نے اس سے کہا ظاہر ہوئے
نہ پاؤں کہ کھلیاں میں کوئی عورت آئی تھی۔ ۱۵۔ پھر اُسے کہا چادر کو جو تیرے اوپر ہے پھیلا اور اسے
تھامے رہ تب اس نے اسے تھاما تو اسے چہرہ پیانے جوڑ کے ناپے اور اُسے اسپر رکھ دیا سو وہ شہر گئی
۱۶۔ جب وہ اپنی ساس پاس آئی تو اُس نے کہا اسے میری بیٹی تو کون ہے اُس نے سب کچھ جو اس مرد
نے اس سے کیا تھا بیان کیا اور کہا مجھ کو اُس نے چہرہ پیانے جوڑ کے دیئے کیونکہ اُس نے مجھ سے کہا کہ تو
اپنی ساس پاس خالی ہاتھ نہ جانا۔ ۱۷۔ تب اسکی ساس نے کہا بیٹی رہ میری بیٹی جب تک کہ وہ
بات جو ہونا ہے ظاہر نہ ہو اسے سامعین والا تبار زرا افضاف فرمایا اور سوچنے کے بائبل
میں یہ کیسی عمدہ شہوتی اور لغو تعلیم ہے کہ جسکو خدا نے اہل تثلیث کی عورتوں کی ہدایت
اور اُن کے باادب اور مذہب بننے کے واسطے فوجی بنے بنانے کی ترکیب لہام روح القدس سے
مقرر فرمائی ہے اگر یہ ناشائستہ تعلیم ہوتی اور نازیبا قصہ بد تا تو خدا اسکی ترویج کسی آخری آیت
میں ضرور فرماتا اور جب وہ موجود نہیں تو یہ ثابت ہو گیا کہ یہ بائبل کے رو سے حکم ہے کہ ساس
ہوؤن کو یوں بھی بکر مال منگو یا بکرین مرے اور ایا کرین اور اسطرح غلا ڈھلا کر خوشبو لگا کر چھی

پوشاک پہنا کر ایسے کامزنگی واسطے بھیجا کریں اور جن میں ایسی چالاکیاں تھیں کہ یہ سیدھا طرح نہ نکلا
 جال سے نکلنے نہ پادے کہ ہرین عمار الدین اور کمان گم ہو گئی انکی قتل کیا کچھ نہ چاہی ہے یا دوسرے ہی کچھ
 میں پادری بن گئے یہ بغضیب دو نو فریب کی ملامت سے بی غضیب ہے اگر خدا سزا دے اسکا غضب
 بھی یہ شیطان کے دھوکے میں نہ پے ہوئے قرآن شریف میں پاتے تو نہیں معلوم کتنا طوفان ہو سکتا
 اور شور مچاتے ہمارے ایک معزز دوست ارقام فرماستہ ہیں کہ اگر اس مقدس کتاب کو پادریوں کو
 کبھیوں کے سپرد کریں تو غالباً وہ اسکی بڑی عزت و تکریم کریں گی اور پادریوں کو اپنا استاد و
 سمجھیں گی دعای خیر کریں گی اور پادری صاحبان کو بھی ایک بڑا فائدہ اور نواسہ عظیم ہو گا۔
 عیسائی نے انجیل مسیحی دباب، امین فرما ہے کہ میں تو مسیح کی تکمیل کرنے کو آیا ہوں حالانکہ
 سے بھی تکمیل نہ ہو سکی کیونکہ مقدس پولوس غیر قوموں کے رسول نکلیں گے اول باب ۲۴ میں فرماتا
 ہیں کہ میں مسیح کی کتب ان اپنے جس سے بڑے دیتا ہوں حالانکہ اوان حضرت سے بھی تکمیل نہ ہو
 اس واسطے کہ دوسرے فرشتوں کے ۱۲ باب آیت سے ثابت ہے کہ شیطان کا فرشتہ انکوائتے گھونٹے اتا
 تھا کہ انکو کسی کام کی فرصت نہ ملتی تھی پس ثابت ہوا کہ آئیں بھی تکمیل نہ ہو سکی لیکن کبیران البقاء
 یا تو انکی خوب تکمیل کروائی اور اس وسیلے سے پادری صاحب کو ثواب حاصل ہو گا واضح ہو کہ اس
 قہر میں دو باتیں ایسی عمدہ ہیں کہ بہار دانش اور بنیال پچی والیکو باوجود کوشش بلیغ و تلاش
 عظیم کے بھی نہ سوچیں اور کیونکر سوچیں کیونکہ ان قہروں کے بنائے والے آدمی تھے اور اس قہر
 کے بنائے والے ترسا کے خدا ہی مثلت میں پہلی بات یہ ہے کہ اس اپنی ہو کو چھ پائے جو کے
 واسطے غیر مرد کے پاس سونے کی تعلیم دیتی ہے بلکہ طرح طرح سے تعلیم کرتی ہے۔ دوسری بات یہ
 کہ آئینا اپنی معشوقہ کو دکھو بیٹھی کہ کے پھسلتا ہے اور رات کو جو رو بنانا ہے سچ تو یہ ہے ایسی تعلیم غیر
 الہام انسان کو نہیں سوچتی اور ایسی عمدہ ہدایتیں بائبل مقدس کے سوا اور کسی کتاب میں نہیں
 ملتیں آئینے کو مسیحیساہ ۴۴ باب ۱۲ اور خاک پر بیٹھ اسی بائبل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر بخشش کے
 بیٹھ اسی کس دیون کی دختر تو آب آگے کو نرم اندام اور نازنین نہ کھلائے گی ۲۔ بچکی لے اور آٹا پس
 اور نقاب اوتا اور سازمی میٹ لے ٹانگ نکلی کر ادرنا دیون سے ہو کے پیدل ۳۔ تیرا بدن نکلا
 کیا جائے گا بلکہ تیرا ستر بھی دیکھا جائے گا میں بدلا لون گا اور کسی پر شفقت نہ کرونگا آئینے سبحان اللہ کیا

پیارے اور عمدہ تعلیم ہے جسکو نصاریٰ کے خدا ہی ثلث نے مستورات کی تعلیم کے واسطے نہایت محنت اور جانفشانی سے مرتب فرمایا ہے معلوم نہیں کہ نرم اندامی کس صدمہ کے باعث جاتی رہے گی اور نازنین بن کیوں معدوم ہو جاوے گا اسکا سبب پادری عماد الدین کو چاہیے پوچھ کے داخل کتاب کردیون اتیک اس معلم فحش کو صبر نہیں آتا اور بس نہیں کرتا پہلے اہولہ اور اہولہ کو اپنی بیوی بن بنا کر انکی پردہ دری اور فحشیت کی اب بابل کی کنواری کی جان پر صدمہ ڈال رہا ہے ساری سمیٹنی اور ٹانگ نگی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے نہیں معلوم کیا کیا جاوے گا کیا کوئی بری بھلی روح چھوٹے کا بیان بھی منشا ہے اور کیسی لڑکی کو بیکار کرنا منظور ہے۔ کیوں ای پادری عماد الدین خدا ہی ثلث کے پرستار فرمائیے آپ کے خدا کا دیکھنا اور گھورنا کنواری کو تو الگ رہا بھلا اور روکے سائے نکلا کر انے اسپریدیل بھیجنے سے کیا فائدہ اسپر موافق مثل مشہور کے ایک تو کر لیا دوسرے نیم خرچا آپ فرماتے ہیں کہ بابل کی عمدہ تعلیم ہے اور قرآن میں شہوتی ہے واسے برنا الصافی شام معلوم ہوتا ہے کہ یہ دکھائی کبیون کی اسی تیسری آیت کے حکم سے جاری ہوئی ہے مثنویٰ مسیحا، باب ۳ پر تم جہنمزدیک آؤ اسے جادوگر بلکہ بیو ای زانی چھینال کے بچو انتے۔ کیا مذهب کلام ہر جو بابل کے مخصوصات میں سے ہے اگر یہ عمدہ اور روحانی تعلیم ہے تو بیشک ہمارے قرآن مجید میں نہیں ہے۔ آپ کو اور آپ کے خدا ہی کو مبارک رہوین مثنویٰ ہو سبب اباب ۲۔ خداوند نے ہو سبب کو فرمایا کہ جاوے لیکہ زنا کار عورت اور زنا کی لڑکی اپنے لیے لے کیونکہ ملک نے خداوند کو چھوڑ کر بڑی زنا کاری کی ہے ۳۔ پس اسنے جا کر دہلیم کی بیٹی جو مر کو لیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی انتے۔ کیا ہی عمدہ روح القدس خدا ہی ثلث کی روحانی تعلیم ہے کہ نبی کو ایسا حکم دیا جاتا ہے کہ مٹھو ٹھٹھول کے زانیہ اور چھینال عورت سے نکاح کرنا تاکہ انکی اولاد چھینال زادی اور زانیہ کی بچی کلاوین اور نبی کی بیوی چھینال کے نام سے پکاری جاوے واولا اس سمجھ اور دانائی و فہم پر کہ ان شہوتی تعلیمات کو حکم خدا ٹھٹھایا جاتا ہے اور تحریک کا اقرار باوجود سیکڑون دلائل کے نہیں کیا جاتا اور اسپر طرہ یہ ہے کہ اس عورت کے نکاح کا بھی ہو سبب کے ساتھ کہین مذکور نہیں مٹھو ہو سبب کی تیسرے باب کی پہلی آیت خداوند نے مجھے فرمایا کہ پھر جاوے ایک عورت سے جو اسکے دوست کی پیاری ہے پر زنا کرتی ہے محبت رکھ انتے اللہ اللہ ماشاء اللہ نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام جو بافتاق اہل عقل اثر انزل ع

اولاد آدم بن ایلکود اسی بابل کا حکم ہوتا ہے کہ تم دو گھر سے باز چھٹال یا باز عورت سے جو نہ نکلتی
 ہے دوستی رکھو تاکہ تمھاری خوب آبرو ہو ورنہ اور لوگ میری مخلوقات تمھاری پوری پوری عورت
 کریں اسی حضرات یہ ساری کارروائیاں اس واسطے ہیں تاکہ سب کو گنہگار ثابت کر کے مسیح مصلوب کو معصوم
 بنا کر اور خواہ مخواہ صلیب پر چڑھا کر کفار و مشرکین اور ایک جہان کے جہان کو ایسی فریبی اور لالچی قیام
 دیکر نیکل فعال سے باز کریں نیز جو سچ نبی کی کتاب کا ہم باب تیرہویں آیت تمھاری بیٹیاں چھٹال
 کرتی ہیں اور تمھاری بیویوں زنا کاری کرتی ہیں ۳۱: جب تمھاری بیٹیاں زنا کاری کرتی ہیں تو میں انکو
 سزا نہیں دوں گا انتہی وہ وہ شاہباش خدا ہی انھار ہی کو کھنا چاہیے کہ کس زنا کاری کا پورا نہ اور
 حکم دیتا ہے اسے حور تو جب تم زنا کاری کر گئے عام ہے کہ تم ہو ورنہ ہو یا بیٹیاں بیویوں کو نہ
 نہیں دن کا جتنا چاہو تم بڑا کام کرو میری طرف سے اجازت ہے فامش عورتوں کو بشارت ہے
 بھلا اس حکم عام کو چھوڑ کر اس اسلام کو فاحشہ عورتیں اور بد رویہ کسبیاں کیوں قبول کر گئے لگین
 جسمیں جلد مادی اور رجم کا زانی اور زانیہ کے واسطے حکم نافذ ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ پادری عا و الدین
 اپنی منہ انگلی موت کے موافق جو انھوں نے اپنی کتاب بحقیق الایمان مطبوعہ وکیل ہندوستان
 پریس امرتسر ۱۸۷۳ء میں لکھا ہے وہ ہذا کا جواب یہ ہے کہ یہ قرآن کی خصوصیت نہیں بلکہ
 مفکر کی عقل کی تیزی اور دیگر علوم کی مدد سے کسی کتاب کی کوئی عبارت لیکر خواہ اردو ہو یا فارسی
 عربی وغیرہ جس قدر ہم چاہیں بیان کر سکتے ہیں یہ نتیجہ طبع و اعظانہ کا ہے نہ اس عبارت کا انتہی۔ ان
 سب فنون میں عمل کر سیکے تاویلات رکھد اور لیک بابتیں بیان کرینگے ایسے کہ اگر آپ اسکے خلاف
 وہ مجھ سے مضامین بیان کرینگے جو آپ کے مقتداؤں نے مسلمانوں سے عاجز اگر گھر سے اور ان فحش تعلیم کو
 بدل کر اور جنوی تحریف کر کے دکھلایا ہے تو آپ کے قاعدہ کے مطابق یوں کہا جاوے گا کہ مطلب کتاب
 تو ریت اور صفحہ لٹا جیل و خطوط پوروس کا نہیں ہے بلکہ تمھارے دینہ اور دیکھتے ہی تحریف معنی ہے
 اور تیزی عقل اور دوسرے علوم کی معاونت ہے ہم بھی اس سے زیادہ کسی اردو فارسی عربی عبرانی
 یونانی سریانی وغیرہ کتاب کا مضمون جس طرح چاہیں اور جس قدر چاہیں بیان کر سکتے ہیں یہ تاویل اور
 منہ تمھاری طبع مصنفانہ اور واعظانہ کے ہیں نہ اس عبارت کے اور نیز آپ کے دوسرے مترسے اور باپچون
 قاعدہ دیکھئے مطابق بھی آپ کو انکے وہ منہ بیان کرنے جائز نہیں جو آپ اور آپ کے مقتدا ہم مترسے مجبوری

۳۱: جب تمھاری بیٹیاں
 زنا کاری کرتی ہیں تو میں
 انکو سزا نہیں دوں گا

تفسیرین اور معانی لگائے ہیں اور یوں شہوت پرستی اور ناپاک تعلیم کو رواج دیکر مرد اور عورتوں کے
 تقویٰ اور عفت کو خاک میں ملائے ہیں اس لیے کہ وہ آپ اسی مطبوعہ کتاب کے چوتھے صفحہ میں
 لکھتے ہیں کہ کوئی عبارت قرآن کی یا کتب الہامیہ کی اگر چند معنی رکھتی ہو تو وہ ایک مطلب کے واسطے
 دلیل قطعی نہ ہو سکے گی اتنے تو بس آپ ان عبارت کے اب دوسرے وہ معنی بیان نہیں کر سکتے جو
 آپ کے مثبت مدعا ہیں۔ تیسرے قاعدہ میں ہے کہ نہایت تکلف اور تاویلات، رکیکہ کر کے جو مطلب نکالا
 جاوے گا وہ قابل پذیرائی جا نہیں کے ہوگا اتنے ایسا ہی مطلب آپ کے پانچویں قاعدہ کا ہے وہ، اگر
 کسی امر کو وہ ایک فرقہ کے لوگوں کی عقل کچھ تجویز کرے اور جا نہیں کی کتابین جو الہامی خیال کیجانی
 ہیں اس تجویز کے خلاف بیان کریں تو وہ امر اس فرقہ کے طور پر نہیں بلکہ ان کتابوں کے بیان
 کے طور پر تسلیم کیا جاوے گا نتیجے جو بیہودہ اور شہوانی، عصبانی، تعلیمین اور شقیہ احکام بائبل میں ہیں
 اگر اگر کچھ اور آپ کی معتقدان کی عقل کچھ اور تجویز کرے اور پھر ہی کتب الہامیہ اس تجویز کے خلاف ہو
 جیسا عبارات مذکورہ سے ثابت ہے تو وہ تمہارے مشن کے یورپین مشنریوں کی خوشامدی عقل
 کے طور پر نہیں بلکہ ان کتب توریت، صحیف اور اناجیل ونا معجات پولوس کے طور پر تسلیم کیا جاوے گا
 واولا آپ پر اور آپ کے ان محرف کتابوں اور عقل پر خوف خدا کر دو یا چند روزہ ہے خدا کے سامنے
 جانا پڑے گا سچے کلام کو چھوٹا اور چھوٹے کو سچا ست بتلاؤ نمونہ قرنیو نکا پہلا خط، باب چہدیس۔ اور اگر
 کوئی اپنی کنواری لڑکی کے حق میں جو انی سے ٹھہل جانا نامناسب جانے اور یہ ہی ضرور سمجھے تو
 جو چاہے سو کرے کہ وہ گناہ نہیں کرتا دے بیاہ کریں۔ اسی میرے پیار و وہ عیسائیوں کی مقدس پول
 جو اور رسولوں نے کسی طرح کم نہیں فرماتے ہیں کہ اسی لوگوں اگر تکو اپنی لڑکی کا جو انی سے ٹھہل جانا
 پسند نہ آوے اور نامناسب معلوم ہو تو جو حرکت چاہو وہ کہ لو گناہ نہیں اب اہل فہم اس جملہ سے
 کہ وہ گناہ نہیں کرتا اچھی طرح سے مقدس مسیحیان الہامی آدمی کا عندیہ معلوم کر سکتے ہیں جو پادری
 صاحبان ہمارے ملاقاتی ہیں مثل پادری کارلائن پادری جی امی لفرائے پادری بکسٹر تھ پادری
 پور پادری ہیکٹ پادری بیٹک پادری ہولکٹ پادری کیلٹ پادری ڈیوڈ موہن رحیم بخش ٹیو پائٹ
 پادری ایون پادری یون پادری دیوس پرنسپل جی نرائن کالج بنارس پادری الٹ پادری
 دیرمی پادری امبرن پادری رمزی پادری پوٹر پادری رائٹ پادری ٹرلسٹی پادری دلی شری

اندر پادری کتبیں پادری متورن ہل پادری پرک پادری پٹاٹن پادری گیتن پادری دان صاحب
 ریونز فادر لیکن فادر پیریزمان مسیح نیٹو پاسر مٹشی صفدر علی صاحب پادری تارا چند پادری لاریہ
 صاحب پادری ہوم صاحب احمد نگار پادری گارڈنگ و پادری ہانڈ شولا پور پادری جی سال صاحب
 پونہ پادری ہانڈرو پادری سکاٹ روڈ کی پادری گلبرگ پادری جی گو لڈسمتھ پادری صاحبان گلبرگ
 دہم کٹھہ وغیرہم خوف خدا کرین اور قرآن شریف پر اعتراض کرنے سے باز آویں اور نہیں تو دکھلاؤ
 کہ ایسے بیہودہ اور فحش آئینہ تعلیم قرآن شریف میں کمان ہین پادری اوہاؤنگے ہمراہی و عظاما کیے
 کچھ چون و چرا نہ کی مولانا نے اسکے بعد یوں ارشاد فرمایا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتب لغاری دیوید جیہ
 پہلی تحفین وقت نزول اب ویسی نہیں رہیں ان میں کمی زیادتی جسے اہل اسلام کی اصطلاح میں
 تحریف کہتے ہیں ضرور ہوئی اور یہی ایک دلیل تحریف نہیں ہے بلکہ حضرت استاد می مولانا رحمت اللہ
 رحمہ اللہ رحمت آرا نگاہ اور اقدس علماء و محدث یہ تحریف کے بیسیوں پیکڑوں دلائل اپنی اپنی کتب میں ایسے
 لکھے ہیں جسکی تردید کسی سے علمای عیسویہ میں سے اب تک نہ ہو سکی ہاں بعض شن کے ٹکڑے حلال کرنے والوں
 اور پادریوں کے خوشامدیوں نے کچھ شور مچایا اور سر نکالا تھا مگر انکی ایسی قرار و قہمی مزاح پرسی اور
 سرکوبی علماء نے کی کہ جیسے جواب جواب سے وہ عاجز ہیں اور اس خوف سے مسلمانوں سے بات بھی
 نہیں کر سکتے عند العقال مباحثہ دہلی کو ملاحظہ کرنا چاہیے اور اسکی اقرار تحریف کو جو پادری لغاری صاحب
 نے اپنے قلم سے لکھ دیا کہ انجیل کے نسخوں میں تحریف ہوئی مگر وہی اسکے حال پر کہ باوجود ہجرے مجمع میں
 مسلمان ہوئے انکا اقرار کرنے کے ثبوت کے بعد بھی ایمان نہ لائے پادری صاحب نے لے کر مولوی صاحب آپ
 جو فرماتے ہیں (۱) یہ کتابیں یعنی انجیل توریت وغیرہ بدل ہوئیں تو کیا ثبوت ہے (۲) اگر وہ بدلتے ہیں اصل
 کمان ہین جس پر سے تم فرماتے ہو (۳) کسے تبدیل تحریف کہیں (۴) بدلنے کا کیا سبب (۵) جو بدلی تو
 کسی کتاب سے حوالہ ہے مولوی صاحب نے جواب دیا کہ پہلے تحریف تبدیل کی اقسام کا تصفیہ کر لیجے
 بھلا یہ فرمایے کہ آیا کوئی جہل یا چند جہل یا کوئی کتاب نکال ڈالنا یا داخل کرنا یا نکال کر اسکی جگہ داخل کرنا
 انکو آپ اقسام تحریف کے مانتے ہیں یا نہیں یا کوئی اور بھی قسم تحریف کی ہے بولے نہیں یہ بھی قسمیں
 تحریف تبدیل کی ہیں مولوی صاحب نے فرمایا بہت خوب آپ مہربانی فرما کر چند باتیں بتلائیے کہ بائبل
 میں جن کتابوں کے دیکھنے پڑھنے سننے وغیرہ کا حکم دیا ہے یعنی جیسے انجیل میں آیا کہ فلاں نبی کی فلاں کتاب

میں یوں ہے یا فلاں بیشین خبری پوری ہوئی فلاں کتاب میں کی اور اسکے علاوہ جو حوالے دیے گئے ہیں
 آیا وہ سب کتابیں الہامی ہیں یا نہیں پادری صاحب بولے میں تو آپ سے سوال کرتا ہوں آپ اٹا
 مجھ سے سوال کرتے ہیں مولوی صاحب نے کہا کہ یہ انہیں آپ کے سوالوں کے متعلق دریافت طلب باتیں
 ہیں آپ خفا نہ ہوں اور گجراتین نہیں میں غایج ائیمت کلام انشاء اللہ نہ کروں گا اور آپ کے سوالوں
 کے بلا جواب دینے اس مقام سے نہ ٹلون گا سپرچی و داوانکے ساتھی وہ ہی پہلی ہٹ کرنے لگے تھوڑے
 عرصہ کے بعد بولے کہ ہاں وہ سب کتابیں الہامی ہیں اسکے بعد مولوی صاحب نے پوچھا یہ تو بتلایے یہ سارا
 بائبل وہی ہے یا اسمین سے کوئی آیت کوئی خطا کوئی کتاب کوئی جلد یا چند جملے کوئی کتاب کے کم زیادہ تو
 نہیں ہوئے یا ہوئے اقرار پادری صاحب نے کیا کہ کچھ کمی زیادتی نہیں ہوئی ایک ذرا سی بات اور بھی
 بتلا ہی دیکھے اب سارا معاملہ طے ہو گیا آیا جو کتابیں انبیاء علیہم السلام نے لکھیں ہیں وہ اپنی زندگی میں
 لکھیں ہیں یا مرنے کے بعد بولے سب زندگی میں لکھیں تھیں موسیٰ نے سب کتاب لکھی لیکن بعد اُن کے
 آخری باب استغنا کا پیشرو لکھا ہے مولوی صاحب نے جواب دیا یہ تو صحیح نہیں ہے آپ کے علماء کا اسمین
 اختلاف ہے یہ آپ کو کیونکر معلوم ہو گیا بائبل میں کمین لکھا ہے جب تک آپ اس کا ثبوت نہ دیں تب
 تک یہ بلا دلیل جہالت نہیں مانی جاوے گی آپ بائبل میں سے کسی آیت کا حوالہ دیکھے اگرچہ وہ بھی ہمارا
 اور آپ کا ماخذ فقیر ہے لیکن اسمین بھی یہی کلام کرتا پڑیکا کیونکہ اس آپ کی تقریر سے وہ مشتبه ہو گئی
 پادری صاحب چپ ہو گئے اور اسکا اٹھنے کوئی جواب بن نہ آیا مولوی صاحب نے کہا کہ انیسویں
 پادری صاحب آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی ہٹ اور نا انصافی پر کہ آپ کو اور انکو چیتوان باب کا دخل
 کرنے والا معلوم نہیں لیکن زبردستی کہے جاتے ہیں کہ وہ الہامی شخص تھا اور شیوع تھا اسکو وہی بتا دیا
 کہتے ہیں وہ اختلاف جو انکے علماء میں ہے مولانا کے فرمانے سے اب لکھا جاتا ہے جامعین ہنرمی اینڈ سکا
 لکھے زن اپنی تفسیر میں یہ وہ تفسیر ہے جسکے مؤلف قریب تنو کے با اس سے کم زیادہ مفسرین ہیں وہ یا نہ
 کتاب موسیٰ کی اسی مقام کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کلام موسیٰ پہلے چپٹر برہام ہو گیا چپٹر کسی کا لایا ہوا
 ہے اب وہ داخل کرنے والا ملائے والا شیع ہوئے ہوئے ہو یا عزرا یا اور کوئی نبی انکے بعد درست اور صحیح
 طور سے معلوم نہیں ہوتا اس چپٹر کے کچھ درس شاید بائبل کے قید کے چھکاوے کے بعد عذر کے زمانہ
 میں لکھی گئی ہوں گی انتہ کلام و اکثر آدم کلرک اپنی لائبریری کے پہلے دو لیوم میں تحریر کرتے ہیں کلام

موٹنی پٹیلے باب پر تمام سو گیا اور جینے پر کلام موسیٰ نہیں ہے۔ اس مقام پر یہ دیکھنا چاہیے کہ
 ایک عمدہ دانشور کیسے جو قابل مانتے اور قبول کتب کے سے اس یہ دی، اس لئے لکھا ہے
 کہ اکثر مشرکین سے کہ سب کے اشتقاق کو کتاب میں الہامی دعا پر تمام ہوئی جو وہ اپنے یا کرو
 کے لیے لکھی تھیں اور یہ باب اپنے چوتھے والے (تو موسیٰ کے دیکھنے پر تیسرے نمبر کے لکھنے سے کہ
 دیکھئے۔) حضرات نے ان میں اب تک کہ ہزار ہا برس گذر گئے ان متقدمین کو مخاطب نہیں کہ یہ حضرت
 یحییٰ زکریا ذاکر سب والوں کو ان تعالیٰ شے سے یا تمویل یا ہر ارا یا شمشاد باور کو کوئی ہستی، ہر رب
 جب معلوم ہی نہیں کہ کون کا تو یہ کیونکر لکھا جا سکتا ہے کہ وہ ہستی کہ خود ملتا ہے نہیں کہ وہ نہیں ہے
 معلوم نہیں ہر ممکن کچھ کہتے ہیں۔ در ذاکر آدم کلام کے لئے کہ ہمارا جو دعا قول پیش کر کے جگا ہی
 نہ کہ یہاں سے یہ ہمارا یہاں سے الہامی ہو گا۔ نہ خوب توین کیا۔ اور کلام موسیٰ میں نیز
 دیکھئے ایک اس قسم کی تسمیہ ثابت کر دی ہے جو لوگوں نے لکھا ہے کہ کسی نام یا
 یہاں سے تو میں یہ الہامی نہیں بلکہ اس لئے کہ ہمارا اس میں جہیزم۔ اگر انی ہیں۔ یہ وہ کہ
 قرآن و غیرہ کہ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل میں نہ حضرات الہامی نہیں ہیں اور یہ
 یہی تاہی واقعات خاص کر ان صاحب اپنی کتاب کی پہلی جلد میں۔ ہم اولیٰ کہ
 نقلی کرتے ہیں۔ کہ یہ یہ ہلا جاوے کہ بائبل میں مقدس کتابیں اور کیا ہے۔ وہی کہ
 یہ نہ سمجھیں اور چاہیں کہ ہمارے ہر الفاظ یا ہر جہیزم ہلائی۔ وہی کہ
 نہ ہر مقدمہ یا ہر معاملہ میں جو ہلائی۔ بیان کرتے سے یہ الہامی میں نہ ہلائی۔ وہی کہ
 ہو اگر تاہی الفاظ ہر اسی اوج و لہو کے۔ ہر سوا زنا لیں تو کہے کا یہی کہ جب ہم ہر
 کہ بائبل میں مقدس کتابیں خدا کا کلام ہے تو ہماری یہ ہر او میں اور طلب میں کہ ہر ہر
 خدا نے بولیا ہر اے لکھا یا ہے یا ہر شے جو اس میں ہے خدا کا کلام ہے بلکہ ہم اور انصاف اور زنا ہر
 پاکی کے احکام کے بیان اور ان تاریخی حصوں میں جن میں ایسی زندگی کو جو ان اصولوں اور
 خلاف ہی نتیجہ دکھلایا گیا ہے فرق کرنا چاہیے اول دہلا تو خدا کا پاک کلام ہے اور دوسرے نتیجہ تاریخی
 حصہ میں ان میں بعض کلام اچھے آدمیوں اور بعض شریروں کے اور بعض کلام نبیان کے ہیں
 اور اس سبب سے اسکو خدا کا کلام نہیں بول سکتے۔ ہر سارا کوئی یا ہر نبی کا لکھا یا ہو جو جہیزم الہامی

[illegible]

نہیں مولوی صاحب کے بعد فرمائے گئے کہ آپ اپنے سوانح کو ملائیشہ اور طبیعت دے لیجے آپ کے پچھلے
 سوال کا جواب یہ ہے کہ ان کتب کے محض ہونے کی وجہ ثبوت میں جن کما آپ نے اقرار کیا کہ موسیٰ کی
 کتاب میں ایک بعد اور کسی نے لکھا ہے ظاہر ہے کہ زیادہ کرنا اقسام بخلاف ان سے ایک قسم ہے جنہیں آپ
 تسلیم کر چکے ہیں اور جو بیان آپ کے اقرار سے ثابت ہو گئی دوسری قسم ہیں ان کتب انہما سند پر انہما
 نہیں ہیں اور انہما گیلین یا گم کی لکھن اور چنگ حوالے میں ہے۔ قدر سے۔ جنہیں ایک اور قید والا
 خط بھی ہے ثابت ہے۔ آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ وہ بیلی قواسم لکھان سے ہیں پر سے تم فرماتے ہو یہ
 سوال آپ کا محض ہے۔ وہ قوفون کو کھجما نے کیا ہے مخالفت اصل کتاب کی ایکے نزدیک ذمہ داری یا ہمارے
 ذمہ ہمارے ذمہ صحت یہی ہو سکتا ہے جو پچھلے ایکے الہامی کتب سے ایسا ثابت کر دیا یہ تو آپ پر بھی
 ہے کہ آپ اس اصل کو لائیں۔ جو آپ فرماتے ہیں کہ اصل اس کا جواب آپ ہی کہہ ذمہ ہے
 یہاں کہ یہ موسیٰ کی کتاب۔ ۱۰ زیور کی کتاب اور انہیں نے خط کتے کمالے اور زیادہ ہے کہ کہتے
 اور اس سبب لیا جیسا کہ اس وقت رہی نہیں ہوئے اور انہما صحت یہاں کے قرار سے
 اس کے اور بھی ثبوت دینے کیا یہ ثبوت کافی نہیں کہ وہ عالمیہ وقت ثبوت دے۔ یہ کہ خود ہوا ہوا ہے کہ
 ان دعویٰ صحیح ہے موسیٰ کی کتاب پیچھے پڑی گئی آئین۔ ۱۰ دینی پوری صاحب نے ہمارے
 کہ ہیں تو بدلی نہیں گئیں ویسی ہی ہیں ہمارے۔ ۱۰ یہ کہ بدلی کرنا منہ سے دینیہ مذاہب کے
 آخری باب کی آخری آیتوں میں نہایت ہی مخالفت ہے ایسا نہیں ہے کتاب الہامی نہایت ہی
 ہم پر مل ڈالیں مولوی صاحب نے فرمایا انہی میں مقدمہ اس کتاب آپ مخالفت کو لیے پرستے ہیں
 میرے آپ کے منہ سے اقرار کرو لیا کہ موسیٰ کی یا پچھلے کتاب کا آخری باب یہ مثالی کی تصنیف نہیں
 ہے کسی اور کتاب اور یہی محقق نہیں کہ وہ ملائے دارل کون تھک الہامی یا غیر الہامی اور ایک دو
 باب ہی پر نہ تو ان میں کتابین کی کتاب میں جتنا آپ کو بھی آتا نہیں مثال کے اور گیلین اور لکھن
 کہیں اور اس کا کثافات والے آیت سے تو انہما سوانح کو دوسری قسم سے ہوتا ہے۔ ۱۰
 مکاشفات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ محققین کا حال دیکھ کر ورنگہ بنی کتاب۔ ۱۰
 تھا اس واسطے سے یہ آیات بڑا دین اگر تحریر آپ کی کتب میں نہ ہوتی تو یہ۔ ۱۰
 باب کی ساتویں آیت وغیرہ کی نسبت پادری فریج صاحب اور پادری فاؤر صاحب پر مجاہد متوجہ ہے

غیر نصدن غلام کب اسکا اقرار کرتے ہیں کہ انکے اپنے آپ میں مقدر ہو کہ وہ لاکھ اپنے مقدر میں کے
 نسبت یہ چار اپنا دعویٰ ہے + وہ مضامین دونوں پاروں کے ملنے کی وقت کی وجہ سے مولوی صاحب
 نے اس وقت بیان نہیں کیے تھے اب لکھ رہے ہیں لارڈ شپ پادری فریج صاحب کو کچھ عرصہ ہوا کہ
 اپنے اپنے ملامتوں پر تمیز سے تخلص میں مولانا محبت اللہ صاحب مرحوم مغفور کی طرف لکھ چکے ہیں کہ
 میں نے ان کے لیے میں نے خود تحریر کیا ہے کہ اگر لارڈ شپ صاحب نے اپنے ساتھی پادری ڈنر صاحب
 اقرار اور توبہ کا کئی وقت اور دعا مانگا تو کیا توبہ بخیرین کو ان کے بارے میں فائدہ مند ہے
 نہ کہ وہ ان کے لیے فائدہ مند ہے یا نہ کہ وہ ان کے لیے فائدہ مند ہے یا نہ کہ وہ ان کے لیے فائدہ مند ہے
 کہ یہ قول لارڈ شپ کی کتاب سے ہے جو تھے جیپ کے تیسری فصل میں ہے کہ گریٹر انشا اور شولز
 میں اور وقت سے ان کے لیے بہت تیرہ چودہ ایسی مثالیں بائی ہیں کہ آیت سے
 مضامین سے ملتا دیکھتی ہیں اور اسے کچھ اور کڑی ہیں اور دوسرے ہیں پہلے اعمال کے ہو یا
 ۱۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۱۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۱۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۲۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۲۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۲۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۳۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۳۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۳۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۳۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۴۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۴۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۴۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۵۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۵۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۵۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۵۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۶۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۶۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۶۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۷۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۷۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۷۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۷۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۸۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۸۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۸۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۹۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۱ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۲ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۳ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۹۴ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۵ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۶ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۷ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔
 ۹۸ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۹۹ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔ ۱۰۰ آیت کہ خدا کی مجلس ہے۔

آیت روح نے انہیں جاسے خدا گر مسیحا اور شولہ کہتے ہیں کہ صبح یون ہے بر رن عیسیٰ نے انہیں
 جاسے نریا آخویشہ انہیں کا پانچواں باب اکیسویں آیت خدا کے خومت سے ایک دوسرے کی خواہش
 کرو گر مسیحا اور شولہ کہتے ہیں کہ الفاظ مع چاہیے توین رکاشفات کا باب گیارہویں آیت
 الفاظ اور او میکا اول آخر ہون گر مسیحا اور شولہ الفاظ اول و آخر کا حق جاسے بین دستوین معی
 و اباش آسنے آسنے کا ان کیوں جیسے اچھا کوئی نہیں گرا یہ دینے خدا گر مسیحا کتاب کے کو
 چاہیے تو کوئی مجھ کی بات پوچھا ہے نام سر شولہ الفاظ اول و آخر مع چاہیے گیارہویں خلیہ دن
 چوتھا باب تیرہویں آیت مع سے جو مجھے طاقت کہتا ہے بین سب پھر کر گناہوں گر مسیحا اور
 شولہ کہتے ہیں کہ الفاظ مع احاق کیا گیا ت بارہویں اعمال کا اٹھواں باب ۳۰ آیت (قلب سنے
 لھا اگر تو اپنے نام سے ایمان لاتا ہے تو وہ ہے آسنے جواب بین کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ میں
 مع خدا کا بنی رہا پھر غور کیا گیا پوچھیں آیت آسنے پوچھا کہ اسے خدا اور نو ہون
 خداوند نے کہا ان بیوع ہون جسے تو جانتا ہے (پینے کی کل پر لالتارنا ہر سے یہ نرا ہے آسنے
 کتاب کرو و تیرہویں ہو کر کوئی خداوند تو کیا جانتا ہے کہ میں ہوں خداوند نے اسے کہا ازم اور
 دستوین باب کی چوتھی آیت میں لکھا ہے کہ وہ ایک شمعون دناغ کے بیان جبر کا گھر مند رکے کا
 ہے مہمان ہے (جو کچھ تجھے کرنا ہے وہ تجھ کو بتا دیگا) اب وہی الفاظ زیات کہے ج حلقہ بین بین گریساخ
 اور شولہ کے قول کے مطابق احاق ہیں آسنے قول گوشن۔ باوجود صاحب مکاشفات کے اتھی
 کے بھی وہ مقام پر ایسے ایسے فضل کی تتر سے تبدیل و تحریف ثابتنہ نہیں معلوم کس قدر کہی ہو زیاد
 ہوئی ہوگی جس کی خبر نہیں ہوئی علاوہ ان میں ہونانی و نکین و یوٹنٹ کو جسکی آخر میں ایک فرست لکی ہے
 جسمیں کاسن ریڈنگ اور گر مسیحا ریڈنگ لکھ کے سیکڑوں ایسے جلی اور الفاظ لکھے ہیں اور یہ کتاب
 میں شے محمد نامہ کے باب اور درس کا حوالہ دیا ہے منفعت دیکھ کر انصاف کر سکتا ہے اور خوف خدا
 دل میں لکھا کر اپنے ایمان کو بچا سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ کس قدر اختلاف ہے تمام جاسے والے اپنی
 پڑھائی کا من ریڈنگ کو الہامی اور نرا کا کلام سمجھتے ہیں کیا گریساخ جیسا شہر فاضل سینی
 سنی اور ان کے زور و ن کے خلاف ہے اسے سو اس ٹیمٹ لینے نے محمد کو ملاحظہ فرمانا چاہیے جو کیمبرج
 میں جیسا ہے اور جبکہ اخیر میں ایک فرست علماء امریکن نے لگائی ہے اور اس کتاب کے فرسٹ بین بھی

